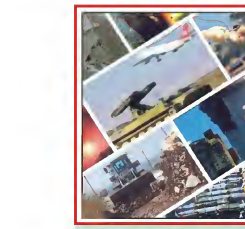

بسم اللہ الرحمن الرحیم

542

ہفت روزہ

القلم پشاور

WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com

۲۶ تا ۲ رجب ۱۴۴۷ھ بمطابق ۱۲ تا ۱۸ جولائی ۲۰۲۵ء

ایک اہم دُعاء

اللہ تعالیٰ امیں "قرآن مجید" کی بے حد قیمتی دعاؤں سے فائدہ اُٹھانے والا بنائے..... آمین

قرآن مجید کی ہر "دعاء" میں خیر اور برکت کے بڑے بڑے خزانے ہیں

..... اسی لئے شیطان مسلمانوں کو قرآنی دعاؤں کی طرف متوجہ نہیں ہونے دیتا..... یہ دعائیں ہر وظیفے سے بڑا وظیفہ، ہر چلّے سے بڑا چلّہ اور ہر دعائی عمل سے زیادہ طاقتور عمل ہیں..... کئی لوگ بتاتے ہیں کہ..... گھر میں اتفاق نہیں..... بیوی فرمانبردار اور نیک نہیں..... اولاد میں خیر اور اچھائی نہیں..... کوئی دعاء دیتا ہے..... اُن سے عرض کیا جاتا ہے کہ "یہ دعاء کثرت سے پڑھیں

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطاء فرمایئے اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنایئے۔

اس دعاء کے قبول ہونے سے انسان کے اہل اور اولاد میں "برکت" آجاتی ہے..... حضرت امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ جب انسان کو اپنے اہل اور اولاد میں برکت مل جائے تو اگر اس کی صرف ایک بیوی (اور ایک بچہ) ہو تو بھی اللہ تعالیٰ اُن میں وہ تمام چیزیں جمع فرما دیتے ہیں..... جو اُس کے دل کی تمنا ہوتی ہیں..... مثلاً خوبصورتی، پاکیزگی، حیاء، فرمانبرداری اور دین و دنیا کے کاموں میں معاونت..... جب اُس کی آنکھیں ایسی ٹھنڈی ہوتی ہیں کہ..... وہ کسی اور طرف نظر نہیں اُٹھاتا.....

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم

آنکھوں کی ٹھنڈک سے مراد..... اہل وعیال اور اولاد کا نیک صالح ہونا ہے.....

آیتِ مبارکہ میں آنکھوں سے مراد "اہل ایمان" کی آنکھیں ہیں..... ہر کسی کی آنکھیں نہیں..... اور آنکھوں کی ٹھنڈک سے مراد..... اہل وعیال اور اولاد کا نیک صالح ہونا ہے.....

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

"مومن کی آنکھ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی ٹھنڈک نہیں کہ وہ اپنے اہل اور اولاد کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار دیکھے۔" (مظہری)

دعاء کا مختصر طریقہ

اس دعاء کی بڑی اہمیت ہے جو کہ..... یہ دعاء خود اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائی ہے..... دوسری بڑی خوبی یہ ہے کہ..... یہ دعاء "صراط الرحمٰن" کا وظیفہ ہے..... اللہ تعالیٰ کے وہ خاص بندے جن کی عادتیں اور باتیں اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں..... اور اُن کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کے اعلیٰ درجات کا وعدہ فرمایا ہے..... تیسری اہمیت یہ کہ یہ درجات ہمارے اس مزم کا اظہار ہے کہ..... ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار دیکھنا چاہتے ہیں..... اور اس کا آغاز اپنے گھر سے کرنا چاہتے ہیں..... دعاء کے الفاظ اور اُن کا ترجمہ پڑھ کر لیں۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطاء فرمایئے اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنایئے۔

اس دعاء کے قبول ہونے سے انسان کے اہل اور اولاد میں "برکت" آجاتی ہے..... حضرت امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ جب انسان کو اپنے اہل اور اولاد میں برکت مل جائے تو اگر اس کی صرف ایک بیوی (اور ایک بچہ) ہو تو بھی اللہ تعالیٰ اُن میں وہ تمام چیزیں جمع فرما دیتے ہیں..... جو اُس کے دل کی تمنا ہوتی ہیں..... مثلاً خوبصورتی، پاکیزگی، حیاء، فرمانبرداری اور دین و دنیا کے کاموں میں معاونت..... جب اُس کی آنکھیں ایسی ٹھنڈی ہوتی ہیں کہ..... وہ کسی اور طرف نظر نہیں اُٹھاتا.....

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم

آنکھوں کی ٹھنڈک سے مراد..... اہل وعیال اور اولاد کا نیک صالح ہونا ہے.....

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

"مومن کی آنکھ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی ٹھنڈک نہیں کہ وہ اپنے اہل اور اولاد کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار دیکھے۔" (مظہری)

دعاء کا مختصر طریقہ

اس دعاء کی بڑی اہمیت یہ ہے کہ..... یہ دعاء خود اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائی ہے..... دوسری بڑی خوبی یہ ہے کہ..... یہ دعاء "صراط الرحمٰن" کا وظیفہ ہے..... اللہ تعالیٰ کے وہ خاص بندے جن کی عادتیں اور باتیں اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں..... اور اُن کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کے اعلیٰ درجات کا وعدہ فرمایا ہے..... تیسری اہمیت یہ کہ یہ درجات ہمارے اس مزم کا اظہار ہے کہ..... ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار دیکھنا چاہتے ہیں..... اور اس کا آغاز اپنے گھر سے کرنا چاہتے ہیں..... دعاء کے الفاظ اور اُن کا ترجمہ پڑھ کر لیں۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطاء فرمایئے اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنایئے۔

اس دعاء کے قبول ہونے سے انسان کے اہل اور اولاد میں "برکت" آجاتی ہے..... حضرت امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ جب انسان کو اپنے اہل اور اولاد میں برکت مل جائے تو اگر اس کی صرف ایک بیوی (اور ایک بچہ) ہو تو بھی اللہ تعالیٰ اُن میں وہ تمام چیزیں جمع فرما دیتے ہیں..... جو اُس کے دل کی تمنا ہوتی ہیں..... مثلاً خوبصورتی، پاکیزگی، حیاء، فرمانبرداری اور دین و دنیا کے کاموں میں معاونت..... جب اُس کی آنکھیں ایسی ٹھنڈی ہوتی ہیں کہ..... وہ کسی اور طرف نظر نہیں اُٹھاتا.....

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم

آنکھوں کی ٹھنڈک سے مراد..... اہل وعیال اور اولاد کا نیک صالح ہونا ہے.....

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

"مومن کی آنکھ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی ٹھنڈک نہیں کہ وہ اپنے اہل اور اولاد کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار دیکھے۔" (مظہری)

دعاء کا مختصر طریقہ

اس دعاء کی بڑی اہمیت یہ ہے کہ..... یہ دعاء خود اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائی ہے..... دوسری بڑی خوبی یہ ہے کہ..... یہ دعاء "صراط الرحمٰن" کا وظیفہ ہے..... اللہ تعالیٰ کے وہ خاص بندے جن کی عادتیں اور باتیں اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں..... اور اُن کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کے اعلیٰ درجات کا وعدہ فرمایا ہے..... تیسری اہمیت یہ کہ یہ درجات ہمارے اس مزم کا اظہار ہے کہ..... ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار دیکھنا چاہتے ہیں..... اور اس کا آغاز اپنے گھر سے کرنا چاہتے ہیں..... دعاء کے الفاظ اور اُن کا ترجمہ پڑھ کر لیں۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطاء فرمایئے اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنایئے۔

اس دعاء کے قبول ہونے سے انسان کے اہل اور اولاد میں "برکت" آجاتی ہے..... حضرت امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ جب انسان کو اپنے اہل اور اولاد میں برکت مل جائے تو اگر اس کی صرف ایک بیوی (اور ایک بچہ) ہو تو بھی اللہ تعالیٰ اُن میں وہ تمام چیزیں جمع فرما دیتے ہیں..... جو اُس کے دل کی تمنا ہوتی ہیں..... مثلاً خوبصورتی، پاکیزگی، حیاء، فرمانبرداری اور دین و دنیا کے کاموں میں معاونت..... جب اُس کی آنکھیں ایسی ٹھنڈی ہوتی ہیں کہ..... وہ کسی اور طرف نظر نہیں اُٹھاتا.....

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم

آنکھوں کی ٹھنڈک سے مراد..... اہل وعیال اور اولاد کا نیک صالح ہونا ہے.....

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

"مومن کی آنکھ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی ٹھنڈک نہیں کہ وہ اپنے اہل اور اولاد کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار دیکھے۔" (مظہری)

ناصحانہ

سنوری کے قلم سے

سفرِ معراج

ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

یوں تو اس سفر کو لوگ عام طور پر معراج ہی کے نام سے جانتے ہیں لیکن علماء بتاتے ہیں کہ یہاں درحقیقت دو سفر پیش آئے۔ ایک دو مرتبہ نبی کریم خاتم الرسل ﷺ مکہ سے بیت المقدس تک تشریف لے گئے۔ یہ سفر "اسراء" ہے اور دوسرا سفر وہ ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمان و مکان کی حدوں سے بلند ہو کر سدرۃ المنتہیٰ اور عرشِ معلیٰ تک تشریف لے گئے یہی سفر "معراج" ہے۔

کسی بھی قوم کی یادتسمیٰ کی اجتماء یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی عبادات کو بھی تفریح کا رنگ دیدے۔ جب لوگوں کی ذاتی خواہشات، علم الٰہی اور سنتِ رسول ﷺ پر غالب آجاتی ہیں تو پھر غریب و مرغریب عبادات کا شعار ہوتا ہے کیونکہ انسان کو فطری طور پر چھاؤں کے بجائے دھوپ پسند ہوتی ہیں مزہ آتا ہے یا عیاشی کچھ ہمارے ہاں بھی مختلف دنوں اور راتوں میں، پھیلے شہر اُٹھ آتے ہیں، اُنہی مواقع میں سے ایک معراج کی مقدس اور مبارک رات بھی ہے۔

معراج کے اس مبارک و مقدس سفر کی تعلیمات تو مسلمانوں کا پچہ پچہ غرب جانتا ہے، اسی لئے آیئے ذرا اس سے حاصل ہونے والے اسرار ہی پر غور کرتے ہیں۔

☆..... آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو امام الانبیاء ہونے کا شرف عطا ہوا۔ آپ کو سب انبیاء نے بلند "سدرۃ المنتہیٰ" سے آگے عرش پر بلایا گیا۔ گویا بتایا گیا کہ سفر کو لوگ عام طور پر معراج ہی کہ

صفحہ ہدایت

قرآنی انذارات

مولانا محمد اکرم ندوی

**واذ قتلتم نفسا فادّرءتم فیھا واللہ مخرج ما کنتم تکتمون ۔ فقلنا اضربوہ ببعضھا کذلک یحیی اللہ الموتی ویریکم آیاتہ لعلکم تعقلون ۔ ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ وان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانھار وان منھا لما یشقق فیخرج منہ الماء وان منھا لما یھبط من خشیۃ اللہ وما اللہ بغافل عما تعملون ۔ افتطمعون ان یؤمنوا لکم وقد کان فریق منھم یسمعون کلام اللہ ثم یحرفونہ من بعد ما عقلوہ وھم یعلمون ۔ واذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا وخلا بعضھم الی بعض قالوا اتحدثونھم بما فتح اللہ علیکم لیحاجوکم بہ عند ربکم افلا تعقلون ۔ اولا یعلمون ان اللہ یعلم ما یسرون وما یعلنون ۔ ومنھم امیون لا یعلمون الکتاب الا امانی وان ھم الا یظنون ۔ فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون ۔ وقالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ قل اتخذتم عند اللہ عھدا فلن یخلف اللہ عھدہ ام تقولون علی اللہ ما لا تعلمون ۔ بلی من کسب سیئۃ واحاطت بہ خطیئتہ فاولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون ۔ والذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک اصحاب الجنۃ ھم فیھا خالدون ۔ واذ اخذنا میثاق بنی اسرائیل لا تعبدون الا اللہ وبالوالدین احسانا وذی القربی والیتامی والمساکین وقولوا للناس حسنا واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ ثم تولیتم الا قلیلا منکم وانتم معرضون ۔ واذ اخذنا میثاقکم لا تسفکون دماءکم ولا تخرجون انفسکم من دیارکم ثم اقررتم وانتم تشھدون ۔ ثم انتم ھؤلاء تقتلون انفسکم وتخرجون فریقا منکم من دیارھم تظاھرون علیھم بالاثم والعدوان وان یاتوکم اسٰری تفدوھم وھو محرم علیکم اخراجھم افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذلک منکم الا خزی فی الحیوٰۃ الدنیا ویوم القیٰمۃ یردون الی اشد العذاب وما اللہ بغافل عما تعملون ۔ اولئک الذین اشتروا الحیوٰۃ الدنیا بالاٰخرۃ فلا یخفف عنھم العذاب ولا ھم ینصرون ۔ ولقد اٰتینا موسی الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل واٰتینا عیسی ابن مریم البینٰت وایدناہ بروح القدس افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم استکبرتم ففریقا کذبتم وفریقا تقتلون ۔ وقالوا قلوبنا غلف بل لعنھم اللہ بکفرھم فقلیلا ما یؤمنون ۔ ولما جاءھم کتاب من عند اللہ مصدق لما معھم وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین ۔ بئسما اشتروا بہ انفسھم ان یکفروا بما انزل اللہ بغیا ان ینزل اللہ من فضلہ علی من یشاء من عبادہ فباءو بغضب علی غضب وللکافرین عذاب مھین ۔ واذا قیل لھم اٰمنوا بما انزل اللہ قالوا نؤمن بما انزل علینا ویکفرون بما وراءہ وھو الحق مصدقا لما معھم قل فلم تقتلون انبیاء اللہ من قبل ان کنتم مؤمنین ۔ ولقد جاءکم موسی بالبینٰت ثم اتخذتم العجل من بعدہ وانتم ظٰلمون ۔ واذ اخذنا میثاقکم ورفعنا فوقکم الطور خذوا ما اٰتیناکم بقوۃ واسمعوا قالوا سمعنا وعصینا واشربوا فی قلوبھم العجل بکفرھم قل بئسما یامرکم بہ ایمانکم ان کنتم مؤمنین ۔ قل ان کانت لکم الدار الاٰخرۃ عند اللہ خالصۃ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صٰدقین ۔ ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیھم واللہ علیم بالظٰلمین ۔ ولتجدنھم احرص الناس علی حیوٰۃ ومن الذین اشرکوا یود احدھم لو یعمر الف سنۃ وما ھو بمزحزحہ من العذاب ان یعمر واللہ بصیر بما یعملون ۔ قل من کان عدوا لجبریل فانہ نزلہ علی قلبک باذن اللہ مصدقا لما بین یدیہ وھدی وبشریٰ للمؤمنین ۔ من کان عدوا للہ وملٰئکتہ ورسلہ وجبریل ومیکٰل فان اللہ عدو للکٰفرین ۔ ولقد انزلنا الیک اٰیٰت بینٰت وما یکفر بھا الا الفٰسقون ۔ اوکلما عٰھدوا عھدا نبذہ فریق منھم بل اکثرھم لا یؤمنون ۔ ولما جاءھم رسول من عند اللہ مصدق لما معھم نبذ فریق من الذین اوتوا الکتٰب کتٰب اللہ وراء ظھورھم کانھم لا یعلمون ۔ واتبعوا ما تتلوا الشیٰطین علی ملک سلیمٰن وما کفر سلیمٰن وما کفروا ولٰکن الشیٰطین کفروا یعلمون الناس السحر وما انزل علی الملکین ببابل ھاروت وماروت وما یعلمٰن من احد حتی یقولا انما نحن فتنۃ فلا تکفر فیتعلمون منھما ما یفرقون بہ بین المرء وزوجہ وما ھم بضارین بہ من احد الا باذن اللہ ویتعلمون ما یضرھم ولا ینفعھم ولقد علموا لمن اشتریٰہ ما لہ فی الاٰخرۃ من خلٰق ولبئس ما شروا بہ انفسھم لو کانوا یعلمون ۔ ولو انھم اٰمنوا واتقوا لمثوبۃ من عند اللہ خیر لو کانوا یعلمون ۔ یٰایھا الذین اٰمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکٰفرین عذاب الیم ۔ ما یود الذین کفروا من اھل الکتٰب ولا المشرکین ان ینزل علیکم من خیر من ربکم واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۔ ما ننسخ من اٰیۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا الم تعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر ۔ الم تعلم ان اللہ لہ ملک السمٰوٰت والارض وما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر ۔ ام تریدون ان تسئلوا رسولکم کما سئل موسی من قبل ومن یتبدل الکفر بالایمٰن فقد ضل سواء السبیل ۔ ودّ کثیر من اھل الکتٰب لو یردونکم من بعد ایمٰنکم کفارا حسدا من عند انفسھم من بعد ما تبین لھم الحق فاعفوا واصفحوا حتی یاتی اللہ بامرہ ان اللہ علی کل شیء قدیر ۔ واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ ان اللہ بما تعملون بصیر ۔ وقالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودا او نصٰری تلک امانیھم قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین ۔ بلی من اسلم وجھہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ۔ وقالت الیھود لیست النصٰری علی شیء وقالت النصٰری لیست الیھود علی شیء وھم یتلون الکتٰب کذٰلک قال الذین لا یعلمون مثل قولھم فاللہ یحکم بینھم یوم القیٰمۃ فیما کانوا فیہ یختلفون ۔ ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعٰی فی خرابھا اولئک ما کان لھم ان یدخلوھا الا خائفین لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاٰخرۃ عذاب عظیم ۔ وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ان اللہ واسع علیم ۔ وقالوا اتخذ اللہ ولدا سبحٰنہ بل لہ ما فی السمٰوٰت والارض کل لہ قٰنتون ۔ بدیع السمٰوٰت والارض واذا قضٰی امرا فانما یقول لہ کن فیکون ۔ وقال الذین لا یعلمون لولا یکلمنا اللہ او تاتینا اٰیۃ کذٰلک قال الذین من قبلھم مثل قولھم تشٰبھت قلوبھم قد بینا الاٰیٰت لقوم یوقنون ۔ انا ارسلنٰک بالحق بشیرا ونذیرا ولا تسئل عن اصحٰب الجحیم ۔ ولن ترضٰی عنک الیھود ولا النصٰری حتی تتبع ملتھم قل ان ھدی اللہ ھو الھدی ولئن اتبعت اھوآءھم بعد الذی جاءک من العلم ما لک من اللہ من ولی ولا نصیر ۔ الذین اٰتینٰھم الکتٰب یتلونہ حق تلاوتہ اولئک یؤمنون بہ ومن یکفر بہ فاولئک ھم الخٰسرون ۔ یٰبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العٰلمین ۔ واتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس شیئا ولا یقبل منھا شفٰعۃ ولا یؤخذ منھا عدل ولا ھم ینصرون ۔ واذ ابتلی ابرٰھیم ربہ بکلمٰت فاتمھن قال انی جاعلک للناس امٰما قال ومن ذریتی قال لا ینال عھدی الظٰلمین ۔ واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا واتخذوا من مقام ابرٰھیم مصلی وعھدنا الی ابرٰھیم واسمٰعیل ان طھرا بیتی للطائفین والعٰکفین والرکع السجود ۔ واذ قال ابرٰھیم رب اجعل ھٰذا بلدا امنا وارزق اھلہ من الثمرٰت من اٰمن منھم باللہ والیوم الاٰخر قال ومن کفر فامتعہ قلیلا ثم اضطرہ الی عذاب النار وبئس المصیر ۔ واذ یرفع ابرٰھیم القواعد من البیت واسمٰعیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم ۔ ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیٰتک ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم ۔ ومن یرغب عن ملۃ ابرٰھیم الا من سفہ نفسہ ولقد اصطفینٰہ فی الدنیا وانہ فی الاٰخرۃ لمن الصٰلحین ۔ اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العٰلمین ۔ ووصی بھا ابرٰھیم بنیہ ویعقوب یٰبنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ۔ ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا نعبد الٰھک والٰہ اٰبائک ابرٰھیم واسمٰعیل واسحٰق الٰھا واحدا ونحن لہ مسلمون ۔ تلک امۃ قد خلت لھا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون ۔ وقالوا کونوا ھودا او نصٰری تھتدوا قل بل ملۃ ابرٰھیم حنیفا وما کان من المشرکین ۔ قولوا اٰمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابرٰھیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربھم لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون ۔ فان اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم بہ فقد اھتدوا وان تولوا فانما ھم فی شقاق فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم ۔ صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ ونحن لہ عٰبدون ۔ قل اتحٰجوننا فی اللہ وھو ربنا وربکم ولنا اعمالنا ولکم اعمالکم ونحن لہ مخلصون ۔ ام تقولون ان ابرٰھیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط کانوا ھودا او نصٰری قل ءانتم اعلم ام اللہ ومن اظلم ممن کتم شھادۃ عندہ من اللہ وما اللہ بغافل عما تعملون ۔ تلک امۃ قد خلت لھا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون ۔ سیقول السفھاء من الناس ما ولّٰھم عن قبلتھم التی کانوا علیھا قل للہ المشرق والمغرب یھدی من یشاء الی صراط مستقیم ۔ وکذٰلک جعلنٰکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا وما جعلنا القبلۃ التی کنت علیھا الا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیہ وان کانت لکبیرۃ الا علی الذین ھدی اللہ وما کان اللہ لیضیع ایمانکم ان اللہ بالناس لرءوف رحیم ۔ قد نری تقلب وجھک فی السمآء فلنولینک قبلۃ ترضٰھا فول وجھک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ وان الذین اوتوا الکتٰب لیعلمون انہ الحق من ربھم وما اللہ بغافل عما یعملون ۔ ولئن اتیت الذین اوتوا الکتٰب بکل اٰیۃ ما تبعوا قبلتک وما انت بتابع قبلتھم وما بعضھم بتابع قبلۃ بعض ولئن اتبعت اھوآءھم من بعد ما جاءک من العلم انک اذا لمن الظٰلمین ۔ الذین اٰتینٰھم الکتٰب یعرفونہ کما یعرفون ابنآءھم وان فریقا منھم لیکتمون الحق وھم یعلمون ۔ الحق من ربک فلا تکونن من الممترین ۔ ولکل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرٰت اینما تکونوا یاتِ بکم اللہ جمیعا ان اللہ علی کل شیء قدیر ۔ ومن حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام وانہ لحق من ربک وما اللہ بغافل عما تعملون ۔ ومن حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ لئلا یکون للناس علیکم حجۃ الا الذین ظلموا منھم فلا تخشوھم واخشونی ولاتم نعمتی علیکم ولعلکم تھتدون ۔ کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم اٰیٰتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتٰب والحکمۃ ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون ۔ فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون ۔ یٰایھا الذین اٰمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ مع الصٰبرین ۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء ولٰکن لا تشعرون ۔ ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرٰت وبشر الصٰبرین ۔ الذین اذا اصٰبتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اولئک علیھم صلوٰت من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون ۔ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما ومن تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم ۔ ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینٰت والھدی من بعد ما بینّٰہ للناس فی الکتٰب اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللعنون ۔ الا الذین تابوا واصلحوا وبینوا فاولئک اتوب علیھم وانا التواب الرحیم ۔ ان الذین کفروا وماتوا وھم کفار اولئک علیھم لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین ۔ خٰلدین فیھا لا یخفف عنھم العذاب ولا ھم ینظرون ۔ والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم ۔ ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف الیل والنھار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل اللہ من السمآء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتھا وبث فیھا من کل دآبۃ وتصریف الریٰح والسحاب المسخر بین السمآء والارض لاٰیٰت لقوم یعقلون ۔ ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا یحبونھم کحب اللہ والذین اٰمنوا اشد حبا للہ ولو یری الذین ظلموا اذ یرون العذاب ان القوۃ للہ جمیعا وان اللہ شدید العذاب ۔ اذ تبرأ الذین اتبعوا من الذین اتبعوا ورأوا العذاب وتقطعت بھم الاسباب ۔ وقال الذین اتبعوا لو ان لنا کرۃ فنتبرأ منھم کما تبرءوا منا کذٰلک یریھم اللہ اعمالھم حسرٰت علیھم وما ھم بخٰرجین من النار ۔ یٰایھا الناس کلوا مما فی الارض حلٰلا طیبا ولا تتبعوا خطوٰت الشیطٰن انہ لکم عدو مبین ۔ انما یامرکم بالسوء والفحشاء وان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون ۔ واذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ اٰبآءنا اولو کان اٰبآؤھم لا یعقلون شیئا ولا یھتدون ۔ ومثل الذین کفروا کمثل الذی ینعق بما لا یسمع الا دعآء ونداء صم بکم عمی فھم لا یعقلون ۔ یٰایھا الذین اٰمنوا کلوا من طیبٰت ما رزقنٰکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون ۔ انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ ان اللہ غفور رحیم ۔ ان الذین یکتمون ما انزل اللہ من الکتٰب ویشترون بہ ثمنا قلیلا اولئک ما یاکلون فی بطونھم الا النار ولا یکلمھم اللہ یوم القیٰمۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم ۔ اولئک الذین اشتروا الضلٰلۃ بالھدیٰ والعذاب بالمغفرۃ فما اصبرھم علی النار ۔ ذٰلک بان اللہ نزل الکتٰب بالحق وان الذین اختلفوا فی الکتٰب لفی شقاق بعید ۔ لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولٰکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملٰئکۃ والکتٰب والنبیین واٰتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتٰمی والمسٰکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوٰۃ واٰتی الزکوٰۃ والموفون بعھدھم اذا عٰھدوا والصٰبرین فی البأسآء والضرآء وحین البأس اولئک الذین صدقوا واولئک ھم المتقون ۔ یٰایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی فمن عفی لہ من اخیہ شیء فاتباع بالمعروف واداء الیہ باحسان ذٰلک تخفیف من ربکم ورحمۃ فمن اعتدی بعد ذٰلک فلہ عذاب الیم ۔ ولکم فی القصاص حیوٰۃ یٰاولی الالباب لعلکم تتقون ۔ کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا الوصیۃ للوالدین والاقربین بالمعروف حقا علی المتقین ۔ فمن بدلہ بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ ان اللہ سمیع علیم ۔ فمن خاف من موص جنفا او اثما فاصلح بینھم فلا اثم علیہ ان اللہ غفور رحیم ۔ یٰایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۔ ایاما معدودٰت فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون ۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرٰن ھدی للناس وبینٰت من الھدیٰ والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ھدٰکم ولعلکم تشکرون ۔ واذا سئلک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون ۔ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم ھن لباس لکم وانتم لباس لھن علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالئٰن باشروھن وابتغوا ما کتب اللہ لکم وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل ولا تباشروھن وانتم عٰکفون فی المسٰجد تلک حدود اللہ فلا تقربوھا کذٰلک یبین اللہ اٰیٰتہ للناس لعلھم یتقون ۔ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون ۔ یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس والحج ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظھورھا ولٰکن البر من اتقی واتوا البیوت من ابوابھا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ۔ وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین ۔ واقتلوھم حیث ثقفتموھم واخرجوھم من حیث اخرجوکم والفتنۃ اشد من القتل ولا تقٰتلوھم عند المسجد الحرام حتی یقٰتلوکم فیہ فان قٰتلوکم فاقتلوھم کذٰلک جزآء الکٰفرین ۔ فان انتھوا فان اللہ غفور رحیم ۔ وقٰتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظٰلمین ۔ الشھر الحرام بالشھر الحرام والحرمٰت قصاص فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم واتقوا اللہ واعلموا ان اللہ مع المتقین ۔ وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین ۔ واتموا الحج والعمرۃ للہ فان احصرتم فما استیسر من الھدی ولا تحلقوا رءوسکم حتی یبلغ الھدی محلہ فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک فاذا امنتم فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج فما استیسر من الھدی فمن لم یجد فصیام ثلٰثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجعتم تلک عشرۃ کاملۃ ذٰلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام واعلموا ان اللہ شدید العقاب ۔ الحج اشھر معلومٰت فمن فرض فیھن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج وما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ وتزودوا فان خیر الزاد التقوٰی واتقون یٰاولی الالباب ۔ لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فاذا افضتم من عرفٰت فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام واذکروہ کما ھدٰکم وان کنتم من قبلہ لمن الضالین ۔ ثم افیضوا من حیث افاض الناس واستغفروا اللہ ان اللہ غفور رحیم ۔ فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم اٰبآءکم او اشد ذکرا فمن الناس من یقول ربنا اٰتنا فی الدنیا وما لہ فی الاٰخرۃ من خلٰق ۔ ومنھم من یقول ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ۔ اولئک لھم نصیب مما کسبوا واللہ سریع الحساب ۔ واذکروا اللہ فی ایام معدودٰت فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ ومن تاخر فلا اثم علیہ لمن اتقٰی واتقوا اللہ واعلموا انکم الیہ تحشرون ۔ ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیوٰۃ الدنیا ویشھد اللہ علی ما فی قلبہ وھو الد الخصام ۔ واذا تولی سعٰی فی الارض لیفسد فیھا ویھلک الحرث والنسل واللہ لا یحب الفساد ۔ واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جھنم ولبئس المھاد ۔ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رءوف بالعباد ۔ یٰایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوٰت الشیطٰن انہ لکم عدو مبین ۔ فان زللتم من بعد ما جاءتکم البینٰت فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم ۔ ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملٰئکۃ وقضی الامر وال اللہ ترجع الامور ۔ سل بنی اسرائیل کم اٰتینٰھم من اٰیۃ بینۃ ومن یبدل نعمۃ اللہ من بعد ما جاءتہ فان اللہ شدید العقاب ۔ زین للذین کفروا الحیوٰۃ الدنیا ویسخرون من الذین اٰمنوا والذین اتقوا فوقھم یوم القیٰمۃ واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب ۔ کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین وانزل معھم الکتٰب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ وما اختلف فیہ الا الذین اوتوہ من بعد ما جاءتھم البینٰت بغیا بینھم فھدی اللہ الذین اٰمنوا لما اختلفوا فیہ من الحق باذنہ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم ۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم البأسآء والضرآء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب ۔ یسئلونک ماذا ینفقون قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین والیتٰمی والمسٰکین وابن السبیل وما تفعلوا من خیر فان اللہ بہ علیم ۔ کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم وعسٰی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسٰی ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون ۔ یسئلونک عن الشھر الحرام قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر وصد عن سبیل اللہ وکفر بہ والمسجد الحرام واخراج اھلہ منہ اکبر عند اللہ والفتنۃ اکبر من القتل ولا یزالون یقٰتلونکم حتی یردوکم عن دینکم ان استطاعوا ومن یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولئک حبطت اعمالھم فی الدنیا والاٰخرۃ واولئک اصحٰب النار ھم فیھا خٰلدون ۔ ان الذین اٰمنوا والذین ھاجروا وجٰھدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمت اللہ واللہ غفور رحیم ۔ یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر ومنٰفع للناس واثمھما اکبر من نفعھما ویسئلونک ماذا ینفقون قل العفو کذٰلک یبین اللہ لکم الاٰیٰت لعلکم تتفکرون ۔ فی الدنیا والاٰخرۃ ویسئلونک عن الیتٰمی قل اصلاح لھم خیر وان تخالطوھم فاخوانکم واللہ یعلم المفسد من المصلح ولو شاء اللہ لاعنتکم ان اللہ عزیز حکیم ۔ ولا تنکحوا المشرکٰت حتی یؤمن ولامۃ مؤمنۃ خیر من مشرکۃ ولو اعجبتکم ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا ولعبد مؤمن خیر من مشرک ولو اعجبکم اولئک یدعون الی النار واللہ یدعوا الی الجنۃ والمغفرۃ باذنہ ویبین اٰیٰتہ للناس لعلھم یتذکرون ۔ ویسئلونک عن المحیض قل ھو اذی فاعتزلوا النسآء فی المحیض ولا تقربوھن حتی یطھرن فاذا تطھرن فاتوھن من حیث امرکم اللہ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین ۔ نسآؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم وقدموا لانفسکم واتقوا اللہ واعلموا انکم ملٰقوہ وبشر المؤمنین ۔ ولا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمٰنکم ان تبروا وتتقوا وتصلحوا بین الناس واللہ سمیع علیم ۔ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمٰنکم ولٰکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم واللہ غفور حلیم ۔ للذین یؤلون من نسآئھم تربص اربعۃ اشھر فان فاؤا فان اللہ غفور رحیم ۔ وان عزموا الطلاق فان اللہ سمیع علیم ۔ والمطلقٰت یتربصن بانفسھن ثلٰثۃ قروء ولا یحل لھن ان یکتمن ما خلق اللہ فی ارحامھن ان کن یؤمن باللہ والیوم الاٰخر وبعولتھن احق بردھن فی ذٰلک ان ارادوا اصلاحا ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف وللرجال علیھن درجۃ واللہ عزیز حکیم ۔ الطلٰق مرتٰن فامساک بمعروف او تسریح باحسان ولا یحل لکم ان تاخذوا مما اٰتیتموھن شیئا الا ان یخافا الا یقیما حدود اللہ فان خفتم الا یقیما حدود اللہ فلا جناح علیھما فیما افتدت بہ تلک حدود اللہ فلا تعتدوھا ومن یتعد حدود اللہ فاولئک ھم الظٰلمون ۔ فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ فان طلقھا فلا جناح علیھما ان یتراجعا ان ظنا ان یقیما حدود اللہ وتلک حدود اللہ یبینھا لقوم یعلمون ۔ واذا طلقتم النسآء فبلغن اجلھن فامسکوھن بمعروف او سرحوھن بمعروف ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا ومن یفعل ذٰلک فقد ظلم نفسہ ولا تتخذوا اٰیٰت اللہ ھزوا واذکروا نعمت اللہ علیکم وما انزل علیکم من الکتٰب والحکمۃ یعظکم بہ واتقوا اللہ واعلموا ان اللہ بکل شیء علیم ۔ واذا طلقتم النسآء فبلغن اجلھن فلا تعضلوھن ان ینکحن ازوٰجھن اذا تراضوا بینھم بالمعروف ذٰلک یوعظ بہ من کان منکم یؤمن باللہ والیوم الاٰخر ذٰلکم ازکٰی لکم واطھر واللہ یعلم وانتم لا تعلمون ۔ والوٰلدٰت یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ وعلی المولود لہ رزقھن وکسوتھن بالمعروف لا تکلف نفس الا وسعھا لا تضار والدۃ بولدھا ولا مولود لہ بولدہ وعلی الوارث مثل ذٰلک فان ارادا فصالا عن تراض منھما وتشاور فلا جناح علیھما وان اردتم ان تسترضعوا اولادکم فلا جناح علیکم اذا سلمتم ما اٰتیتم بالمعروف واتقوا اللہ واعلموا ان اللہ بما تعملون بصیر ۔ والذین یتوفون منکم ویذرون ازوٰجا یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا فاذا بلغن اجلھن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسھن بالمعروف واللہ بما تعملون خبیر ۔ ولا جناح علیکم فیما عرضتم بہ من خطبۃ النسآء او اکننتم فی انفسکم علم اللہ انکم ستذکرونھن ولٰکن لا تواعدوھن سرا الا ان تقولوا قولا معروفا ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتٰب اجلہ واعلموا ان اللہ یعلم ما فی انفسکم فاحذروہ واعلموا ان اللہ غفور حلیم ۔ لا جناح علیکم ان طلقتم النسآء ما لم تمسوھن او تفرضوا لھن فریضۃ ومتعوھن علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ متاعا بالمعروف حقا علی المحسنین ۔ وان طلقتموھن من قبل ان تمسوھن وقد فرضتم لھن فریضۃ فنصف ما فرضتم الا ان یعفون او یعفو الذی بیدہ عقدۃ النکاح وان تعفوا اقرب للتقوٰی ولا تنسوا الفضل بینکم ان اللہ بما تعملون بصیر ۔ حٰفظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطٰی وقوموا للہ قٰنتین ۔ فان خفتم فرجالا او رکبانا فاذا امنتم فاذکروا اللہ کما علمکم ما لم تکونوا تعلمون ۔ والذین یتوفون منکم ویذرون ازوٰجا وصیۃ لازوٰجھم متاعا الی الحول غیر اخراج فان خرجن فلا جناح علیکم فی ما فعلن فی انفسھن من معروف واللہ عزیز حکیم ۔ وللمطلقٰت متاع بالمعروف حقا علی المتقین ۔ کذٰلک یبین اللہ لکم اٰیٰتہ لعلکم تعقلون ۔ الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم ان اللہ لذو فضل علی الناس ولٰکن اکثر الناس لا یشکرون ۔ وقٰتلوا فی سبیل اللہ واعلموا ان اللہ سمیع علیم ۔ من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضٰعفہ لہ اضعافا کثیرۃ واللہ یقبض ویبصط والیہ ترجعون ۔ الم تر الی الملا من بنی اسرائیل من بعد موسی اذ قالوا لنبی لھم ابعث لنا ملکا نقٰتل فی سبیل اللہ قال ھل عسیتم ان کتب علیکم القتال الا تقٰتلوا قالوا وما لنا الا نقٰتل فی سبیل اللہ وقد اخرجنا من دیارنا وابنآئنا فلما کتب علیھم القتال تولوا الا قلیلا منھم واللہ علیم بالظٰلمین ۔ وقال لھم نبیھم ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا قالوا انی یکون لہ الملک علینا ونحن احق بالملک منہ ولم یؤت سعۃ من المال قال ان اللہ اصطفٰہ علیکم وزادہ بسطۃ فی العلم والجسم واللہ یؤتی ملکہ من یشاء واللہ واسع علیم ۔ وقال لھم نبیھم ان اٰیۃ ملکہ ان یاتیکم التابوت فیہ سکینۃ من ربکم وبقیۃ مما ترک اٰل موسی واٰل ھرون تحملہ الملٰئکۃ ان فی ذٰلک لاٰیۃ لکم ان کنتم مؤمنین ۔ فلما فصل طالوت بالجنود قال ان اللہ مبتلیکم بنھر فمن شرب منہ فلیس منی ومن لم یطعمہ فانہ منی الا من اغترف غرفۃ بیدہ فشربوا منہ الا قلیلا منھم فلما جاوزہ ھو والذین اٰمنوا معہ قالو

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11 | 19-25 رجب المرجب 1437ھ بمطابق 29 اپریل 5 مئی 2016ء | 24

تعلیم القرآن لاکوٹ میں عظیم الشان سالانہ اجتماع

مدرسہ تعلیم القرآن لاکوٹ کے زیر اہتمام ہزاروں علماء کے اہمیان پر دو پیشات

حفاظ کی دستار بندی

پروگرام کی افرادیت کے باعث ذوق وشوق سے ملک بھر کے دور دراز علاقوں سے لوگوں اور علماء کی کثیر تعداد میں شرکت، مفتی عبدالرؤف اصغر مہمان خصوصی تھے

مدرسہ سعود بالاکوٹ محمد سعود از ہر مفتی اللہ تعالیٰ کی توجہات سے محمد یوسف از ہری ایڈمنسٹریٹر اور مدرس انتظامی حسن خوبی ترقی کی طرف رواں ہے

ماسکو (القلم نیوز) مدرسہ تعلیم القرآن بالاکوٹ اپنے ایوارڈ یافتہ اراکین سالانہ اجتماع، محفلِ طبر کی و دستار بندی، علماء کرام کے ایمان پر دو پیشات، ملاقات و دعوتی و دعوتی افطار

مدرسہ تعلیم القرآن بالاکوٹ اپنے ایوارڈ یافتہ اراکین سالانہ اجتماع، محفلِ طبر کی و دستار بندی، علماء کرام کے ایمان پر دو پیشات، ملاقات و دعوتی و دعوتی افطار کے اہتمام سے ملک بھر کے دور دراز علاقوں سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام کی کثیر تعداد میں شرکت، مفتی عبدالرؤف اصغر مہمان خصوصی تھے

مدرسہ سعود بالاکوٹ محمد سعود از ہر مفتی اللہ تعالیٰ کی توجہات اور مدرسہ تعلیم القرآن کی انتظامیہ کی محنت سے مدرسہ ترقی کی طرف رواں دواں ہے۔

www.rigalamonline.com

قلم

ہفت روزہ پشاور

WEEKLY
A.L.Q.L.M.E.P.E.S.H.W.R

اشرف خان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس مخلہ حکمی پشاور سے چھپوا کر مزید ستان بیاز ہشتنگر صدر سے شائع کیا۔

دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/RA
ڈسٹرکٹ بینک پشاور مارکیٹ
راولپنڈی فون فیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

بھارت کی پاکستان میں مداخلت پر حکومتی تشویش اور ساتھ ہی دوستی کی پینگیں!

پاک بھارت ذاکرات کے پردے میں ایک فریق اپنی اپنے مفادات کا تحفظ مقصود ارتے کتا جارہا اور دوسرا فریق اپنے مفادات کی ہی نہیں بلکہ اپنی سلامتی کے امور سے بھی نظت برت رہا ہو تو دکرات نہیں بلکہ گفت خوردگی کی علامت ہوتی ہے۔ کوہ ایسا ہی حال پاک بھارت ذاکرات میں نظر آتا ہے۔ پاکستان میں ایک طویل ترین عرصہ سے باری باری حاکمون کا تھون تبدیل ہوتا رہا جو ہمارے حکمرانوں نے باعموم اور موجود حکومت نے بالخصوص بھارت کے پاکستان سلامتی کے خلاف مداخلت پر نہ صرف یہ کہ ایک پاکستانی حاکم نے کلاف کے کوئی ناطر خرعلدہ قدم نہیں اطیایا بلکہ ایسے معاملات سے باعموم اعراض برت کر بھارت کے برے مقاصد اور ان کے مزاحم کو مزید شہ دی کی اور گھی انتہائی بھیرنی میں بھیوان یا بھی انتہائی غیر مسلموں کو اپنے ہمنوا بنا کر اپنے مقاصد کو پورا کرنے والا کو بیان جاری ہوتا ہے۔

چنانچہ حال ہی میں پاکستان نے کراچی اور بلوچستان میں انڈین خفیہ ایجنسی را کی سیدہ مداخلت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس طرح کی تخریبی سرگرمیاں تعلقات کو معمول پر لانے کی کوششوں کو متاثر کرتی ہیں۔ یہ بات پاکستان کے دشمن کی جانب سے پاکستان کے سنگر بلوری خانہ جنگ اور ان کے بھارتی تھم منصب ایس سے شکر کے درمیان رابطی میں بات چیت کے بعد جاری کیے گئے بیان میں کہی گئی۔ شہر خانہ کے بیان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے سنگر بلوری خانہ جنگ نے پاکستان سے گرفتار ہونے والے انڈین جاسوس کلبھوشن یادو کے بارے میں پاکستان کی تشویش سے بھارتی حکام کو آگاہ کیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ملاقات میں پاکستان نے بھارت پر زور دیا کہ دونوں ملکوں کے درمیان جامع ذاکرات کا جلد از جلد عمل ہونے چاہئیں۔ اس بیان میں ایک حصہ افزاء یہ خوبی بھی ہے کہ سنگر بلوری خانہ امرتا پریم کی جانب سے گھبوت ایک پیکر میں ہونے والے دھماکوں میں ملوث شہریوں کو ہارکر نے پر تشویش کا اظہار کیا۔

لیکن اس کے ساتھ ہماری حکومت جس طرح بھارت کے ساتھ دوستی کی پینگیں بڑھاتی ہے وہ بھی کسی گہری تشویش سے کم نہیں کس طرح بھارت کو خوش کرنے کے لیے جلاوین کشمیر کو رہائیے کھر نگلے کیا جاتا ہے کہ پورا وہ کشمیر یا پاکستان کی طرف دگر نہیں بلکہ بھارت کی ایک کالونی ہے اور یہاں بھارت کی طرح جبراً کشمیری کا بات کرنے والے کو جیل کے لے دیے جانے کے لیے عجم شہر اور ہمیں کے ساتھ دوستی کا ہے کہ تخریبی کارروائیوں کی انتہا ہو رہا ہو تو بھی کوئی بات نہیں بلکہ ہم اس کو اپنا دوست کہتے ہیں۔ کیا یہ دوسیاں نہیں کہ ہم کشمیر میں سات لاکھ آرمی کو رکھ کر مزید کسی محصوں نہیں کر تا تو اسکشن کشمیری جلاوین کی وجہ سے کیوں مزمندہ ہوا ہے؟ پاکستان کو چاہیے کہ بھارت کے ساتھ بات چیت ضرور کرے لیکن کشمیر سمیت اہم معاملات کے حل کی ترتیج دے، وگرنہ ان معاملات کو دبا کر دوستی کی پینگیں بڑھانا تو خود کھرلوں کے لیے مفید ہے اور نہ ہی ملک وملت کے لیے!

بھارت کے چانکیائی اصول اور پاکستان پر ان کا اطلاق

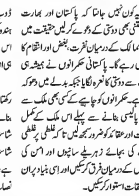

دنیا میں اپنا کوئی مائی ٹیبن رکھتا ہے کوئلہ چاہیے کہ اردھ شاستر سے کام لیتا ہے اور ہنگر بھوہ ذہبی تعالیمی میں غیر بھوہوں کے ساتھ مکاری دھوکہ دہی اور انہی زیرکے کے دوہ وطریقے اپناتے ہیں کہ جہاں عقل وشعور دگ رہ جاتے ہیں کہ کوئی انہی سمجھ سکے بھی جاسکتا ہے اور دوہ کسی مذہب کا لباد اوڑھ کسے بھدو بھیشہ منافقت کے گندے عناصر طالب میں ڈوب کر مطالعہ کو زخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہندو کی فطرت ہے کہ خوشامد کرکر اکرتے ہیں اور خوشی اس سے ادرتے ہیں۔ خوف ہی انہیں جھکاتا ہے اور جھکا ہی اس انداھوں کو جگہ بنا لیتا ہے۔

بھارت جس اصولوں کو سب سے زیادہ مدنظر رکھتا ہے اور ان پر عمل کرتا ہے وہ چانکیہ کوٹلیہ کے ہاں ملتا ہے۔ سنگر اوں کو چاہیے کہ ایک ایک کتاب اتھ منائے کہ اسپل ہیں۔ چانکیہ کے ایک کتاب اتھ شاستر مرتب کی، انوجہ سے مختلف حالی ہے اور اردھ شاستر سے مشکت میں مراد قواعد یا سائنس ہے، ایک عرصہ تک یہ ہندوستان میں حکمرانوں کے لیے دستور العمل رہا ہے۔ اس کتاب کا سب سے اہم حصہ وہ ہے جہاں وہ دشمن کے ساتھ کے ساتھ صلحات کرنے کے اصول بیان کرتا ہے۔ چانکیہ اشوکا کو بھی رہائیں کرنے کے لیے اور لک چلانے کی ترکیب کرکے اس کا ہاتھ پکڑ کر چانکیہ نے اشوکا کو بتایا تھا کہ کسی کا ہاتھ پکڑنے سے پہلے اس کی ہاتھ کی پہلی کی ہے اور اس میں ملح کے امکانات کم بلکہ نقصان کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں اس لیے حملے سے پہلے اس ملک کا جائزہ کرنا چاہیے کہ اس میں مزاحمت کرنے کا دم ہے یا نہیں۔ اس حملے اس کے خیالات کیا ہیں، جس کی رعایا کے بھی دل میں عزت کی جگہ نہ ہو تو اس کے خلاف بغاوت کرنی چاہیے۔ اس کے بعد کہتا ہے کہ اگر اس کے ساتھ بھارت جنگ میں کامیاب ہو جائے تو اس کے ساتھ کیا کرنا چاہیے۔ اس کے بعد کہتا ہے کہ اس کے ساتھ کیا کرنا چاہیے کہ

۹ معاشرت و معاملات کے متعلق احکام و ہدایات

محمد حق نواز

شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری

میاں بیوی کے تعلق میں یہ ضروری تھا کہ کسی ایک کو سربراہی کا درجہ دیا جائے اور اس حساب سے اس پر ذمہ داریاں بھی ڈالی جائیں، اور ظاہر ہے کہ فطری برتری کے لحاظ سے اس کے لئے شوہر ہی زیادہ موزوں ہو سکتا تھا۔ چنانچہ شریعت محمدی ﷺ میں گھر کا سربراہ مرد ہی قرار دیا گیا ہے، اور بیوی ذمہ داریاں اسی پر ڈالی گئی ہیں۔ اور عورتوں کو گھر دیا گیا ہے کہ وہ گھر کے سربراہ ذمہ دار اور اپنے شوہر کی حیثیت سے شوہر کی بات، مانیں، اور بیوی ہونے کی حیثیت سے ان کی خوشیوں کا خیال رکھیں۔

اگر عورت شوہر کی اطاعت فرمانبرداری کے بجائے نافرمانی کا رویہ اختیار کرے تو ظاہر ہے کہ اس کے نتیجہ میں پہلے گھٹن اور پھر خانہ جنگی ہوگی، جو دونوں کی دینی و دنیوی بربادی کا باعث ہوگی۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو شوہروں کی اطاعت فرمانبرداری اور خانہ داری کی تلقین کی ہے، اور اس کا نتیجہ اجر و ثواب بتایا اور کثرت کو بھی دی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عورت جب پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرم آبرو کی حفاظت کرے اور شوہر کی فرمانبردار رہے تو (قیامت) اس سے کہا جائے گا کہ جس دروازے سے چاہے اس میں داخل ہو۔"

(رواہ ابونعیم فی الحلیہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو عورت اس حالت میں دنیا سے جائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہو تو وہ جنت میں جائے گی۔"

(جامع ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لوگو! بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کے بارے میں میری وصیت مانو، میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو، نرمی اور مدارات برتا کرو، ان کی تکلیف بھلی سے ہوئی ہے (جو قدرتی طور پر ٹیڑھی ہوتی ہے) اور زیادہ ٹیڑھی بھلی کے اوپر کے حصہ میں ہوتی ہے، اگر تم اس ٹیڑھی بھلی کو (زبردستی) بالکل سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی، اور اگر اسے یونہی اپنے حال پر چھوڑ دو گے (اور درست کرنے کی کوشش نہ کرو گے) تو پھر وہ بدستور ٹیڑھی ہی ٹیڑھی رہے گی، اس لئے بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کی میری وصیت قبول کرو۔"

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

اس حدیث مبارکہ میں عورتوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ ان کی تخلیق اور بناوٹ بھلی سے ہوئی ہے، یہ واقعہ کا بیان بھی ہو سکتا ہے اور اس کو خاوندانی تمثیل بھی کہا جا سکتا ہے۔ بہرصورت یہ حدیث ہمارے لئے اس کے امور والے حصہ میں ہوتی ہے، یہ غالباً اس طرف اشارہ ہے کہ عورت میں کئی پہلو ہوتے ہیں۔ کیا ہر کو نہیں سمجھتے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔" (سورۃ الصف)

اے ایمان والو! ..... تم وہ بات کیوں کہتے ہو..... جو تم کرتے نہیں ہو..... اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ بات بڑی ناراضی والی ہے کہ تم وہ باتیں کہو جو تم کرو۔

(۳۴) مردوں کو تنبیہ کرنے والی چیزوں کو پہننے اور لڑکے لڑکی مراد ہے

علامہ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

ارشاد فرمایا: "جس شخص نے تعلیم حاصل کی علم دین کی اور اس پر عمل نہیں کیا تو اس کا علم اس کو عذاب تجھر کے اور کی چیز میں اضافہ نہ کرے گا۔"

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایک عالم سو (۱۰۰) رکعت اور ایک جاہل کو لایا جائے گا قیامت کے دن اور جہنم کی طرف پھینک دیا جائے گا تو اس کی تمام آنتیں ذبح ہو جائیں گی اور وہ اپنی آنتوں کے گرد گھومے گا جس کی طرح پکڑ کا تا پھرے گا تو اس سے پوچھا جائے گا کہ تیری یہ حالت کس وجہ سے ہوئی حالانکہ ہم تیری وجہ سے ہدایت پاتے تھے؟؟؟....."

وہ جواب دے گا بے شک میں دعوٰی کام کرتا رہتا تھا جنتی لوگوں سے مگر تم نہیں کرتا تھا۔"

(الترغیب والترہیب)

(۳۵) علم دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنانا

شریعت کی نظر میں یہ بھی گمراہ کن ہے۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے دو علم حاصل کیا جس کا مقصد رضائے الٰہی (یعنی علم دین) اور وہ یہ علم حاصل کیا جس کا مقصد اس کے ساتھ دنیا کی تھوڑی دولت حاصل کرنا ہو تو اس شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔" (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایسی تین اشخاص کا ذکر سے جن کو لائے جائے گا کہ جہنم میں ذلیل و رسوا کیا جائے گا اور ان میں سے ایک وہ تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ تو نے علم اس لئے حاصل کیا تھا کہ تجھے لوگ عالم صاحب وقاری صاحب کہیں اور یہ کہا دنیا میں ہو چکا ہے۔ (مسلم)

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس عالم دین سے کوئی دینی معلومات پوچھی گئی جس کو وہ جانتا تھا اور اس نے چھپالی اور صحیح معلومات فراہم نہیں کی تو اپنے اوپر جہنم کی آگ کی لگام اور لگام ڈال دی جائے گی۔"

(الترغیب والترہیب)

(۳۶) علم دین کو غیر محل پر خرچ کرنا

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اوعیہ ماثورہ میں ایک دعا یہ بھی ہے:.....

"اے پروردگار!..... میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔"

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد

باری تعالیٰ ہے:

"اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔" (سورۃ البقرۃ)

کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو..... اور خود اپنے کنبے کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب اللہ کے شرائط میں پڑھتے ہو..... کیا تم اس بات کو نہیں سمجھتے ہو..... کیا تم اس کو جانتے ہو..... اور اس کا مطلب نہیں سمجھتے ہو..... کیا تم اس کو نہیں سمجھتے ہو..... کیا تم اس کو نہیں سمجھتے ہو..... کیا تم اس کو

بھارت مقبوضہ وادی میں تحریک آزادی کے مجاہدین کی کارروائیوں سے انتہائی خوفزدہ ہے

ہندوراج اور کیوڑا جیسے واقعات پر بھرپور تحریک چلائی جاسکتی ہے، سکیورٹی اداروں کو حریت رہنماؤں پر کڑی نظر رکھنے کی ہدایت

متحدہ کشمیر کی تحریک آزادی کو بھارت اپنی وادی پنڈ رہنماؤں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ ایک تحریک میں بھارتی سیاسوں کے مطابق بھارت خود خدشہ ہے کہ آزادی پنڈ رہنما بھارتی سکیورٹی اداروں کو ہندوراج اور کیوڑا جیسے واقعات اپنی مقبولیت کا ذریعہ بنا سکتے ہیں۔ بھارتی سکیورٹی اداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ حریت رہنماؤں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ ذرائع کے مطابق بھارتی وزارت داخلہ نے اس سلسلے میں ایک مکتوب بھی جاری کیا ہے۔ ایک مکتوب کے مطابق بھارتی وزارت داخلہ نے اس سلسلے میں ایک مکتوب

تحفۃ القلم

افکارِ اکابر

دینِ اسلام کیا ہے؟

غرض زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے لئے اسلام کے حیرت انگیز نظام ہائے حیات میں رشد ہدایات کا کافی وشافی سرمایہ موجود نہ ہو دین اسلام کا خزانہ عرفان وتمام جواہرات اور قیمتی لعل وگہر سے مالا مال ہے جو انسانیت کی فلاح وبہبود کے لئے درکار ہیں اور جس سے دنیا بھر کے ''مزعومہ'' کلاسس فلاح ہے، اسلام کو کوئی ضرورت نہیں کہ ولینس وارکس اور بیگل واینگلر کے دروازے پر جا کر بھیک مانگے یا کسی سرمایہ دار اور نظام کا دروازہ کھٹکھٹائے، اسلام پیغمبر اور مسیح پروردگار عالمین علی ذکرہ کی طرف سے نازل کردہ دین ہے، چند صفحات وکلمات کے ذریعے اس کا تعارف کرانا ناممکن ہے، یہ قانون سازاداروں یا قوم کے چند نمائندوں کی دانائی کاوشوں کا ثمرہ ہے، یہ اس پیغمبر کی قدرت کاملہ اور رحمت کاملہ کا ظہور ہے جو ہر ذرہ، ہر ذرہ ہر قوم اور ہر ملک کے انسانوں کا خالق ہے، جو ہر ہی انسانیت کے تمثیل امراض سے باخبر اس کی واقفی ضروریات سے واقف اور اس کی دقیق نفسیات کا رازدان ہے۔

(بصائر وعبر ص:۲۰)

معارفِ جہاد

کافروں کیلئے تنبیہ

مسلمان جب غالب ہو تو کفار کے لئے ہدایت اور رحمت کا ذریعہ بن جاتا ہے کہ کافر اس کی حالت دیکھ کر ایمان کی طرف راغب ہوتے ہیں لیکن اگر مسلمان مغلوب اور غلام ہو تو اس کی یہ حالت کافروں کے لئے فتنہ بن جاتی ہے۔ وہ جب اس کی کمزوری اور غیاری وذلت دیکھتے ہیں تو انہیں اپنے کفر کی حقانیت کا یقین ہونے لگتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے غلط عقیدے اور مذہب پر اور زیادہ پلٹنے ہو جاتے ہیں۔ جس طرح آج کل کے کفر کی حالت یہ کہ وہ کہتے ہیں ''ہم بہت اچھے ہیں اس لئے کہ ہم مسلمان نہیں'' (نعوذ باللہ)۔(رنگ ڈھور جلد ۵، ص:۳۸)

روح کی چوٹ

اللہ تعالیٰ کے راستے کی مدت دیکھنے میں جتنی بھیانک نظر آتی ہے حقیقت میں اتنی ''آسان'' ہوتی ہے۔ ہم گرد، گولی کی اور احتمال شروع ذکوئی گھبراہٹ، ذکوئی انتظار اور کوئی ڈر اور خوف..... جب کہ ہیتالوں کی موت سے اللہ تعالیٰ بچائے..... شاہراہ کرے، تھکتی ہوئی ترسیں، گھبراتے ہوئے ڈاکٹر، روتے ہوئے اہل خانہ، سسکتی ہوئی حسرتیں اور ترس ترس کر نکلنے والی روح..... اللہ پاک ہم سب کا انجام ایمان پر فرمائے..... دوسری طرف ہم کراہ اور روح سے خوفی کی چھاتک لگادی۔ (رنگ ڈھور جلد ۵، ص:۱۲۲)

عہدِ زریں

معرکہ عقبیٰ

تقسیمِ قرآن

تقسیمِ سمر کا ایک شعبہ ہے، اسلام کے آغاز میں ملک سمر میں رومیوں کی حکومت اور غلبہ تھا جسے مسلمانوں کے جہاد نے ختم کر کے وہاں قائم ہزار بڑے شہروں اور چھوٹے علاقوں پر کئی اسلامی پرچم لہرا دیئے تھے۔

لیکن رومیوں کو اسلام کی یہ فتح نہیں بھائی تھی اس لئے انہوں نے اپنے کمر کردہ آدمیوں پر مشتمل ایک سفارت مرتب کی اور اس کو سلطان کی خدمت میں شرائط صلح طے کرنے کے لئے بھیجا، چونکہ ان لوگوں نے بغیر لڑے بغیر سلطان کی اطاعت کا اقرار کر لیا اس لیے ہم دل سلطان نے ان کے ساتھ نہایت فراخ دلی کا برتاؤ کیا اور ہمارے ہم جزیہ کے عوض نہ صرف ان کی جان ومال کی حفاظت کی ضانت دی بلکہ ان کو عام شہریوں جیسے حقوق شہریت مرحمت فرمائے۔ یہ صلح نامہ ۲۵ ربیع الاول ۵۳۰ھ/۱۱۳۱ء کو مرتب ہوا اور عیسائی مطمئن ہو کر اپنے وطن کو واپس گئی۔

مغربی مؤرخین اعتراف کرتے ہیں کہ سلطان نور الدین کا سلوک اطاعت قبول کر لینے والے عیسائیوں کے ساتھ بہت فراخدلانہ ہوتا تھا۔ ان میں اور مسلمانوں میں صرف اتنا فرق ہوتا تھا کہ مسلمانوں سے فوجی خدمت لی جاتی تھی اور خراج سے معافی تھے۔ دوسری قومیں بالخصوص عیسائیوں سے معمولی جزیہ لیا جاتا تھا اور ان کو فوجی خدمت سے معافی کر دیا جاتا تھا۔ یہ عیسائیوں کی کاوشہ اندیشی تھی کہ وہ اس کے خلاف موقع پا کر اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور نہ سلطان کے خلاف ان کے بغض وعناد کی بظاہر کوئی معقول وجہ تھی۔

دمشق پر دوسرا حملہ

امیر مجیر الدین والی دمشق نے ۵۵۷ھ/۱۱۵۰ء میں سلطان نور الدین سے بعض شرائط صلح کر لی تھی لیکن وہ بہت جلد اپنے عہد پیمان سے منحرف ہو گیا اور ۵۴۷ھ/۱۱۵۱ء میں عیسائی اُمراء سے ساز باز کر لی۔ ایک دوقصوں پر جب نور الدین نے اس کو اپنی فوج جہاد پر بھیجنے کے لیے لکھا تو وہ اس کے احکام کو ٹیلے ٹال گیا۔

سلطان کے دل میں اسی وقت اس کی طرف سے کھٹک پیدا ہو گئی لیکن اس نے صبر سے کام لیا۔ چند دن بعد جب اس کے وقائع نگاروں نے اس خبر کی تصدیق کر دی کہ مجیر الدین نے درپردہ عیسائیوں کے ساتھ باہمی امداد وتعاون کا معاہدہ کر لیا ہے تو اس کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا اور وہ محرم ۵۴۷ھ/۱۱۵۱ء کے مہینہ اول میں ایک زبردست فوج کے ساتھ حلب سے دمشق کی طرف کل پڑا اور بڑی تیزی سے منزلیں مارتا ہوا مضافات دمشق میں اترش بغداد کے مقام پر آ کر خیمہ زن ہو گیا۔

☆.....☆.....☆

تابندہ ستارے

34

سلطان نور الدین زنگی رحمہ اللہ

ابوحفصہ

ان واقعات کے [illegible] جو سلجوق نورس تک حلب کے قبضہ میں تھا۔ [illegible] زندہ رہا، اس دوران وہ اپنی بصارت سے ہاتھ دھو بیٹھا اور ۱۱۵۸ء میں نہایت کسمپرسی کے عالم میں اپنوں کو رنج کر مر گیا۔ اس شیطان سیرت انسان نے اپنے زمانہ اقتدار میں مسلمانوں پر جو بے پناہ مظالم ڈھائے تھے، قدرت نے ان کی عبرتناک سزا اس کو اسی دنیا سے آپ وعمل میں ہی دے دی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

فتوحات کا سیلاب

جو سلجوق کی گرفتاری کے بعد سلطان نور الدین نے ریاست ایڈیسے باقی علاقوں کی طرف (جن پر جو سلجوق اور دوسرے بیسائی سرداروں نے قبضہ کر رکھا تھا) فاتحانہ پیش قدمی شروع کر دی۔ عیسائیوں کی مدد کے لئے اگرچہ کروسیڈروں کی کئی جماعتیں پہنچ گئیں اور حکومت انطاکیہ نے بھی ان کو بھرپور مدد دی لیکن نور الدین کی فتوحات کا سیلاب ساری باڑھوں کو بہا کر لے گیا۔ عیسائیوں کو شکستوں پر شکستیں ہوئیں اور بہت تھوڑے عرصہ کے اندر سلطان نے اس سے قورس، ٹل خالد، کفرسب، راہدان، مرعش، داماداء، برج الرصاص، عین تاب، ہیرابلجز، حصن البارہ وغیرہ کے قلعے چھین لیے اور بحران کے سب سے مضبوط گڑھ ''جلعک'' کی طرف بڑھا۔ جلعک کے قلعہ میں ہزاروں عیسائی جمع تھے اور ان کی مدد کے لیے شام کے مختلف علاقوں سے بھی عیسائیوں کی ایک کثیر تعداد آ پہنچی تھی۔ قلعہ کی ضلعیں نہایت مضبوط تھیں اور عیسائیوں نے اس کی حفاظت کے لیے یورپی تیاری کر رکھی تھی۔ نور الدین نے قلعہ کا محاصرہ کیا تو جلعک کے عیسائیوں نے اس کی فوج پر پتھروں اور تیروں کی بارش کر دی۔ مسلمان تجدید ہو کر قلعہ کی فصیلوں سے دور ہٹ گئے۔

لیکن عیسائیوں کی یہ فتح نہیں بھائی تھی اس لئے سلطان نور الدین نے اپنے ہم جزیہ کو مخاطب کر کے کہا ''کیا تم اپنے ملک کو بچانے کے لئے تیار ہو؟ اُٹھو اور اپنے ملک کو بچاؤ۔ یہ سن کر وہاں اُٹھ کھڑے ہوئے اور سلطان کی خدمت میں شرائط صلح طے کرنے کے لیے بھیجا، چونکہ ان لوگوں نے بغیر لڑے بغیر سلطان کی اطاعت کا اقرار کر لیا اس لیے ہم دل سلطان نے ان کے ساتھ نہایت فراخ دلی کا برتاؤ کیا اور ہمارے ہم جزیہ کے عوض نہ صرف ان کی جان ومال کی حفاظت کی ضانت دی بلکہ ان کو عام شہریوں جیسے حقوق شہریت مرحمت فرمائے۔ یہ صلح نامہ ۲۵ ربیع الاول ۵۳۰ھ/۱۱۳۱ء کو مرتب ہوا اور عیسائی مطمئن ہو کر اپنے وطن کو واپس گئی۔

مغربی مؤرخین اعتراف کرتے ہیں کہ سلطان نور الدین کا سلوک اطاعت قبول کر لینے والے عیسائیوں کے ساتھ بہت فراخدلانہ ہوتا تھا۔ ان میں اور مسلمانوں میں صرف اتنا فرق ہوتا تھا کہ مسلمانوں سے فوجی خدمت لی جاتی تھی اور خراج سے معافی تھے۔ دوسری قومیں بالخصوص عیسائیوں سے معمولی جزیہ لیا جاتا تھا اور ان کو فوجی خدمت سے معافی کر دیا جاتا تھا۔ یہ عیسائیوں کی کاوشہ اندیشی تھی کہ وہ اس کے خلاف موقع پا کر اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور نہ سلطان کے خلاف ان کے بغض وعناد کی بظاہر کوئی معقول وجہ تھی۔

دمشق پر دوسرا حملہ

امیر مجیر الدین والی دمشق نے ۵۵۷ھ/۱۱۵۰ء میں سلطان نور الدین سے بعض شرائط صلح کر لی تھی لیکن وہ بہت جلد اپنے عہد پیمان سے منحرف ہو گیا اور ۵۴۷ھ/۱۱۵۱ء میں عیسائی اُمراء سے ساز باز کر لی۔ ایک دوقصوں پر جب نور الدین نے اس کو اپنی فوج جہاد پر بھیجنے کے لیے لکھا تو وہ اس کے احکام کو ٹیلے ٹال گیا۔

سلطان کے دل میں اسی وقت اس کی طرف سے کھٹک پیدا ہو گئی لیکن اس نے صبر سے کام لیا۔ چند دن بعد جب اس کے وقائع نگاروں نے اس خبر کی تصدیق کر دی کہ مجیر الدین نے درپردہ عیسائیوں کے ساتھ باہمی امداد وتعاون کا معاہدہ کر لیا ہے تو اس کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا اور وہ محرم ۵۴۷ھ/۱۱۵۱ء کے مہینہ اول میں ایک زبردست فوج کے ساتھ حلب سے دمشق کی طرف کل پڑا اور بڑی تیزی سے منزلیں مارتا ہوا مضافات دمشق میں اترش بغداد کے مقام پر آ کر خیمہ زن ہو گیا۔

☆.....☆.....☆

روشن ماضی

حضرت امام شیبانی رحمہ اللہ

ابو محمد

قاضی ہارون حسن بن زیاد کے محل سوال فیصلہ دیا، قاضی ابو الحسن دعب نے خلیفہ کی مرضی کے مطابق فیصلہ دیا لیکن امام محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ نے پوری جرأت کے ساتھ اظہار حق کیا اور زور دار لفظوں میں خلیفہ کی مخالفت کرتے ہوئے کہا یہی بن عبداللہ کو خلیفہ کی طرف سے امان ملی تھی یہ اس امان کو توڑ کر اس کو قتل کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔

یہ فیصلہ خلیفہ کی مصلحت کے خلاف تھا اس لئے وہ بہت ناراض ہوا، اس نے حکم دیا کہ امام شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کو عہدہ قضا سے برطرف کیا جاتا ہے، اب انہیں فتویٰ دینے کا کوئی حق نہیں ہوگا، نیز ان کو غیر سخت کی سزا تعین کی جائی ہے۔ اپنی حکم کوئی کی وجہ سے امام شیبانی رحمۃ اللہ علیہ خود قید خانے میں چلے گئے۔ خلیفہ یحییٰ بن عبداللہ کو قتل نہ کر سکا۔

امام محمد شیبانی کی حق گوئی کی وجہ سے عہدہ قضا چھین لیا گیا لیکن اس حق گوئی کی وجہ سے دوبارہ جلدی ہی ان کو یہ عہدہ لوٹا دیا گیا..... ہوا یہ کہ ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید کی بیوی اُم جعفر نے کوئی جائداد وقف کرنے کا ارادہ کیا۔ اس نے امام محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ سے وقف نامہ ترتیب دینے کو کہا۔

انہوں نے اس کو ترتیب دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اور فرمایا مجھے خلیفہ نے فتویٰ دینے سے روک دیا ہے۔ پھر بھی وقف نامہ ترتیب دینے کا اختیار کس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔

اُم جعفر نے خلیفہ سے بات کی۔ امام شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کو فتویٰ دینے کی اجازت دوبارہ دے دی گئی۔ بدلے اعزاز واکرام کے ساتھ منصبی اقتضا کا عہدہ بھی دوبارہ پیش کیا گیا جس پر وہ آخر تک فائز رہے۔

خلیفہ یا اس کی بیوی کی یہ عنایت بھی امام شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی حق گوئی کی وجہ سے تھی، خلیفہ نے فتویٰ دینے کے لئے امام محمد شیبانی کو مقرر کیا تھا۔ امام محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفہ نے اپنی مجلس سے جنبش نہیں کی۔ تھوڑی دیر بعد خلیفہ نے ان کو تخلیہ کی طلب کیا، امام شیبانی رحمۃ اللہ علیہ اندر گئے تو ہارون نے ان سے کہا: میں جانتی خلیفہ بوقطب قتل کرنا چاہتا ہوں آپ اس سلسلہ میں فتویٰ دیں۔

امام شیبانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''بوقطب کے جیسا کوئی کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہارون رشید کے لئے تقسیم کر کے ان کو قتل نہیں کر سکتے۔''

خلیفہ نے کہا: لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے بچوں کو چاہے نہیں کریں گے لیکن جیسا کہ اس شرط کی خلاف ورزی کر کے اپنے بچوں کو جیسا کہ بنا رہے ہیں۔

امام شیبانی رحمہ اللہ نے نہایت جرأت کے ساتھ ہارون کے سامنے یہ بات کہہ دی کہ خلیفہ بالکل ہی ان کو کسی شرط کے ساتھ امان دی تھی، اگر ایسا ہوتا تو وہ ان کو ضرور اپنے بچوں کو چاہے کرنے سے روکتے۔

خلیفہ نے کہا: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جنگ کا موقع نہیں مل سکا۔

امام شیبانی رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا اس تاوان کے بعد حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کیوں نہیں کی؟ ان کا کوئی تعوض نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس پر باشرہ عمل کیا۔

☆.....☆.....☆

خواتینِ اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

جب سونے لگے اور خیمہ دائے تو پڑھنا چاہئے:

اَللّٰھُمَّ ھَازِمَ الْجُمُوْعِ وَھَازِمَ الْھُمُوْمِ وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا تَاْخُذُکَ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ھَزَمَ الْجُمُوْعَ اِھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ (حصن حصین)

ترجمہ: اے اللہ! ستارے دور چلے گئے اور آنکھوں نے آرام پایا اور تو زندہ ہے اور ہمارا غم رکھنے والا ہے، تجھے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے، اے زندہ اور قائم رکھنے والے اس رات کو مجھے آرام دے اور میری آنکھ کو سلا دے۔

جب سونے کو ٹھیک ہو جائے تو پڑھنا چاہئے:

اَجِبْ سَاعَتَ جائے تو یہ دعا پڑھے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ (حصن حصین)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے واسطے سے میں اللہ کے غضب سے اور اس کے عذاب اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور میرے پاس ان کے آنے سے پناہ چاہتا ہوں۔

فائدہ:

جب خواب میں اچھی بات دیکھے تو اللہ کے اور اسے بیان کرے محرمی اسے کہے جس سے اچھے تعلقات ہوں اور آدمی کچھ دار ہو (تاکہ بری تعبیر نہ دے) اور اگر خواب دیکھے تو اپنی بائیں طرف تھوکے اور تعکار دے اور کروٹ بدل دے یا کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے، وہ تعبیر نہیں بھی کہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَمِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرُّؤْیَا (حصن حصین)

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے اور اس خواب کی برائی سے۔

برے خواب کو کسی سے ذکر نہ کرے یہ سب عمل کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ وہ خواب اسے کچھ ضرر نہ پہنچائے گا۔ (مشکوٰۃ وحصن حصین)

اختتام: اپنی طرف سے بنا کر کچھ نہ بیان کرنا سخت گناہ ہے۔ (بخاری)

جب سوکر اٹھے تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ (بخاری ومسلم)

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

یا یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَرَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَاَذِنَ لِیْ بِذِکْرِہٖ (مشکوٰۃ)

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے اپنے اور میرے بیچ دوری کی اور مجھے عافیت دی۔

جب شوہر کو تر شروع کرے تو پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے۔

دشمن کے درمیان یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْنِیْ مَنْزِلًا مُّبَارَکًا وَاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ (حصن حصین)

اے اللہ! مجھ سے کامیابی دے اور میرے قبر کے گھر کو وسیع فرما اور میرے رزق میں برکت دے۔

☆.....☆.....☆

جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ (بخاری ومسلم)

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

یا یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَرَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَاَذِنَ لِیْ بِذِکْرِہٖ (مشکوٰۃ وحصن حصین)

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے اپنے اور میرے بیچ دوری کی اور مجھے عافیت دی۔

جب شوہر کو تر شروع کرے تو پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے۔

دشمن کے درمیان یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْنِیْ مَنْزِلًا مُّبَارَکًا وَاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ (حصن حصین)

اے اللہ! مجھ سے کامیابی دے اور میرے قبر کے گھر کو وسیع فرما اور میرے رزق میں برکت دے۔

☆.....☆.....☆

عجائبِ قدرت

زرافہ

اُشترگاؤ پنگ: اس کا سر اونٹ کے سر سے مشابہ ہوتا ہے اور گاؤ کی طرح سینگ اور پنگ کی ہم صورت پست اور گاؤ کے مانند سم۔ گردن نہایت طویل ہوتی ہے اور دونوں ہاتھ پر نسبت دونوں پیروں کے لمبے اور دم مانند آہو کے۔ کہتے ہیں کہ اس کی نسل ناقہ حبشیہ اور گاؤ وحشی سے ہوتی ہے۔ کنتار جس کو ہندی میں بنڈار کہتے ہیں وہ اونٹنی سے بقدر ہاتھ بھر پس اس کا پچہ اگر اشترنر ہو اور گاؤ وحشیہ سے بقدر ہاتھ سے جو پچہ ہو اس کو زرافہ کہتے ہیں۔ علیماب تعلیم کرتا ہے کہ طاقت استعاذہ کے نزدیک جنوب کی طرف موسم تابستان میں قحط قحط کی میں ہم پھنس کا خیال جاتا رہتا ہے وہاں تشنگی کھانے نے زرافہ پیدا ہوتا ہے اور صبح اور دونوں ہاتھ پر نسبت دونوں پیروں کے لمبے اور دم مانند صمار کی ہے، دیں پیدا ہوتا ہے۔ سبح وجہ جو گرگ کا پچہ کتا ہے اور عمار جو کتار کا پچہ گرگ ہے ہوز زرافہ اور دیگر جانوروں سے عجیب عجیب اشکال کی نسل ظاہر ہوتی ہے۔ زرافہ کے دانی ایک مرتبہ طبعی کی ذکر زرافہ بھیجا تھا مگر جلاہ میں اس کی اعتبار نہ ہوئی اور دوبارہ مرگیا یہ جانور عجیب وغریب ہے کچھ خواص اس کے معلوم نہیں اس جیسے بیان خواص نہ ہوا۔

خنان

یمنی بھیڑوں میں عجیب برکت ہے کہ سال میں ایک بار مرتب ایک پیشتی ہے اور کھیشہ ذبح ہوتی ہے اور پھر بھی کثرت رزق ہے مخالف دیگر کہ چھ چھ سات بچے پیٹ میں اور ان کا نشان کہیں نہیں ایک دو تھوڑا تا ہے، یہ جانور غریب ہوتا ہے یہاں تک آدمی کی تعریف میں کہتے ہیں کہ فلاں شخص بھیڑ کے بچے۔ جعل جب باقی اور اشترنر بھینس کو پیشتی ہے باوجود ان کی تنادری کے خوف

☆.....☆.....☆

الادب والادیب

گلستاں اپنا چمن دکھانے لگا
بادلوں کی ردائیں سمٹنے لگیں
نوبہاروں کا دنیا پہ چھانے لگا
قفل ذوہ دریکدہ کھل گیا
جام رندوں کے ہاتھوں میں آنے لگا
کھتیاں جب مرغ اس سے آگے بھیں
جبل طارق بھی سرکو جھکانے لگا
تیغ ظلمت کی گردن اُڑانے لگی
حور وغلماں سے لاشیں گرانے لگا
تیرا مشن ہے لاشیں گرانے لگا
مجھ کو وہ دور پھر یاد آنے لگا

(شمشیر بہادر شاعر کی شیدا)

بزم التعلیم

حضرت ابو ایوب بشیر مفتی رحمۃ اللہ علیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزشتہ سے قاری ہوں۔ اللہ رب العزت اکرم کے ہمہ کلام پاکوروں وارائین ادارہ کو صحت وسلامتی کے ساتھ رکھے۔ (آمین) باعثِ رسول نازی ممتاز قاری شبیر کی شہادت سے متعلق اکرم نے فرحتی ومسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر جس خوبصورت انداز کے ساتھ موصوف شبیر کو خراج عقیدت پیش کیا ہے اس پر دلی طور سے وہ تہہ دل قبول کیجئے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ قوم کو بزاءِ خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ امین اس نوکوں سے دور رکھے جو مسلمانوں کو فرمی مسائل میں الجھا کر افتراق واختلاف فضاء پیدا کر کے اپنے مفادات ومنہج حرام کے لیے مصروف عمل ہیں۔ خالق کائنات مسلمانان پاکستان کو اسلام کی سربلندی (جنطرہ پاکستان) وناموس رسالت کے لیے ساتھ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پھر ہوں بسمل عظمت رفتی کی رقتیں
عارف جہاں میں پھر سے ہوں معدم طلبتیں

والسلام.....

(محمد اسداللہ، گجرانوالہ)

جہاد کا بیانیہ

11

فرمانِ خدا

دورِ حاضر کے جہادی حیاتت میں ایک اہم مسئلہ "فدائی حملے" کے جواز وعدم جواز کا ہے۔

فدائی حملہ زمانہ حاضر کے مجاہدین کا وہ ہتھیار ہے جس نے دنیا کی تمام مشینری کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ہر طرح سے محفوظ بنائی گئی تنصیبات، مخالفتی حصاروں میں گھرے ہوئے اڈے اور چھاؤنیاں، زمینی وفضائی نگرانی کے جال میں گھرے حساس مقامات جو بظاہر اسباب کی قلعہ شمن ہر طرح کے بیرونی حملوں کو فضائی حملوں اور میزائلوں سے بھی محفوظ تصور کر لئے گئے ہیں، یہ الٰہی ہتھیار ہر جگہ کاری وار کر دیتا ہے اور اب دنیا بھر کا کفر سپر پاور کے مقابلہ تک پہنچ کر رسوائی اس کے خوف سے قصر ظہر کا پہنچ ہے۔

فدائی حملہ جسے عربی زبان میں " عملیۃ استشہادیۃ" کہا جاتا ہے اس زمانے کی ایجاد نہیں ہے کہ اس کے جواز کو ثابت کرنے کے لئے اجتہاد کی ضرورت ہو بلکہ یہ زمانہ خیر القرون، اس کے بعد کے جہادی ادوار سے ایک تسلسل کے ساتھ جاری ہے اور کتب فقہ وتفسیر میں "استشہاد" کے عنوان سے اس پر بحث کی گئی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ مرزا نے کی جنگ اور آلات جنگ کے بعد الاؤ کے ساتھ اس عمل کی صورت بدلتی رہتی ہے۔

فدائی حملہ یا اقتحام کا مطلب ہے کسی مسلمان کا کفار کی اتنی بڑی جماعت پر اکیلے حملہ کر دینا جہاں اس کا بچ نکلنا محال ہو اور اس کا نتیجہ یقینی طور پر موت ہو۔

یہ ایک غیر معمولی صورتحال ہے۔ عام طور پر روایتی جنگ میں اپنے بچاؤ کا سامان ساتھ رکھ کر اور حفاظتی تدابیر اختیار کر کے ایک ترتیب کے ساتھ لڑا جاتا ہے جس میں دفاع مقدم اور اقدام مؤخر ہوتا ہے۔ عام طور پر اسی طرح کی لڑائی ہی مسلمانوں کے لئے نافع ہوتی ہے، اسی میں مقاصد جہاد کی تکمیل بھی ہے اور اسلام کا اعزاز وشوکت بھی قرآن وحدیث میں بھی اسی کا حکم ہے۔ سورۃ الانفال میں فرمایا گیا:

ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنے بچاؤ کا سامان لے لو اور پھر کچھ چھوٹے چھوٹے گروہوں کی شکل میں یا اکٹھے" (الانفال ۷۱)

لیکن کچھ غیر معمولی حالات میں بچاؤ کا ساز وسامان پھینک کر دشمن پر شبخون کے لئے ٹوٹ پڑنے اور خود کو یقینی موت کے حوالے کرنے کا مدعہ جواز ہے بلکہ اس پر مدح وتوصیف بھی کی گئی ہے لیکن حضرات فقہاء کرام نے اس حالت کی ندرت اور محدودی حیثیت کے خلاف ہونے کی جہ سے اس کا جواز مطلق نہیں مانا بلکہ مشروط کر دیا ہے۔

اس کے دلائل اور شرائط درج ذیل ہیں:

(۱) ترجمہ: اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی جان بیچ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر اور اللہ تعالیٰ (ایسے) بندوں پر بہت مہربان ہے۔ (البقرۃ ۲۰۷)

امام رازیؒ نے اس کی تفسیر میں لکھا ہے:

"اور یہ آیت اس شخص کے حق میں نازل ہوئی جو قتال کی صف پر اکیلا حملہ آور ہو جائے۔ ہشام بن عامر نے قسطنطنیہ میں کفار کی صف پر اکیلے حملہ کر دیا اور لڑتے رہے، یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس پر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (الجامع لاحکام القرآن ج ۳ ص ۲۵)

یہ اس حکم کی اجمالی دلیل ہے۔ ایک دلیل اس کی سلبی بھی ہے۔ سلبی دلیل کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایک عمل کسی علت اور سبب کی وجہ سے بظاہر جائز معلوم ہو رہا ہو مگر اس پر ایسی دلیل قائم کر دی جائے جو ثابت کرے کہ وہ مدعہ جواز کی علت اس میں نہیں پائی جاتی۔ اس سے عمل کا حکم ناجائز ہو جاتا ہے۔

"اقتحام" بظاہر جس سبب سے جائز معلوم ہوتا ہے وہ ملت ہے اس کا خوشی ہونا۔ اپنے ہاتھوں سے خود کو ہلاکت میں ڈالنا جو کہ ناجائز ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کا واضح ارشاد ہے:

"اپنے ہاتھوں سے خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو" (البقرۃ ۱۹۵)

لیکن اگر بنا بحث کر دیا جائے کہ "اقتحام" اپنے ہاتھوں سے خود کو ہلاکت میں ڈالنا نہیں ہے تو اس کا جواز ثابت ہو جائے گا اور یہ ثابت ہو سکتی ہے۔

"اسلم ابو عمران کہتے ہیں کہ ہم اس روم میں شریک جہاد تھے۔ روم کا لشکر بہت بڑا تھا اور شہر پناہ کی دیوار کو پشت پناہ بنائے ہوئے تھا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے اکیلا ہی اس لشکر پر حملہ کر دیا یہاں تک کہ وہ اس کی صف کو چیرتا ہوا گیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ لوگوں نے کہا: اوہ، اوہ اس نے تو خود کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں ڈال دیا۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا:

اے لوگو! تم اس آیت کا مصداق اس شخص کو قرار دے رہے ہو؟ ہرگز نہیں (یہ اس کا مصداق نہیں) یہ آیت ہم انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جب ہم نے پیغمبر وقت کے لئے ترک جہاد کو اپنا وطیرہ کر لیا تھا۔ ہمیں میں کہا گیا کہ اگر تم اپنے اموال کی فکر میں پڑ کر جہاد چھوڑ دو گے تو خود کو ہلاکت میں ڈال لو گے۔ (ترمذی)

ابوداؤد میں بھی یہ روایت الفاظ کے تھوڑے فرق کے ساتھ وارد ہوئی ہے:

عن اسلم قال كنا بالقسطنطينية فاخرج الينا صف عظيم من الروم فحمل رجل من المسلمين حملة شديدة حتى دخل فيهم ثم خرج الينا راجعا فصاح الناس سبحان الله يلقى بيده الى التهلكة فقام ابو ايوب الانصاري فقال يا ايها الناس انكم لتتأولون هذه الآية هذا التأويل وما نزلت هذه الآية الا فينا معشر الانصار لما اعز الله دينه وكثر ناصروه قلنا فيما بيننا سرا من دون رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اموالنا قد ضاعت وان الله قد اعز الاسلام وكثر ناصروه فلو اقمنا في اموالنا فاصلحنا ما ضاع منها فانزل الله تعالى يخبر نبيه صلى الله عليه وسلم ما قلنا وما رددنا عليه فكانت التهلكة الاقامة في الاموال واصلاحها وترك الغزو فلم يزل ابو ايوب يجاهد في سبيل الله حتى توفاه الله بارض الروم فدفن تحت سور القسطنطينية رضي الله عنه

ترجمہ: "اسلم کہتے ہیں کہ ہم قسطنطنیہ میں تھے تو ہمارے سامنے رومیوں کا ایک بڑا گروہ نکلا۔ ایک مسلمان نے ان پر حملہ کیا یہاں تک کہ وہ ان کی صفوں میں گھس گیا پھر واپس آیا تو لوگ چلائے کہ سبحان اللہ یہ شخص اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑ گیا۔ تو ابو ایوب انصاری کھڑے ہوئے اور کہا: اے لوگو! تم اس آیت کا مصداق اس شخص کو قرار دے رہے ہو؟ ہرگز نہیں (یہ اس کا مصداق نہیں) یہ آیت ہم انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جب ہم نے پیغمبر وقت کے لئے ترک جہاد کو اپنا وطیرہ کر لیا تھا۔ ہمیں میں کہا گیا کہ اگر تم اپنے اموال کی فکر میں پڑ کر جہاد چھوڑ دو گے تو خود کو ہلاکت میں ڈال لو گے۔ (ترمذی)

ابوداؤد میں بھی یہ روایت الفاظ کے تھوڑے فرق کے ساتھ وارد ہوئی ہے:

"مجاہدین رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق "اقتحام" کرنے والا خود کشی کرنے والے کی طرح نہیں اور پیچھے ہٹ کر رہنے والے کی طرح بھی نہیں ہے۔ "اقتحام" کرنے والے کو اس دوسری آیت کا مصداق قرار دیا جس میں جان بیچنے والے مومن کی مدح کی گئی۔ اب دونوں روایات کو ملا کر نتیجہ نکال لیجئے۔ اس طرح حملہ کرنے والا مومن خود کو نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا خاص انعام یافتہ ہے۔

امام محمد بن الحسن الشیبانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات وروایات کو سامنے رکھ کر اس پوری بحث کا جو خلاصہ نکالا ہے وہ یہ ہے کہ ایسا کام اگر یقین مقاصد کی وجہ سے کیا جائے تو اس کا جواز ہے۔ وہ رقمطراز ہیں:

"وقال محمد بن الحسن: لو حمل رجل واحد على الف رجل من المشركين مقاصدہ کے لئے ہو تو یہ مرغوب جائز بلکہ ایسے عمل پر جو اللہ تعالیٰ کے ہاں تعریف اور اس کی رضا کا مستحق بنا تا ہے:

(۱) مسلمانوں کے حوصلے بلند کرنا تا کہ وہ بھی ایسا عمل کریں اور دشمن کا نقصان کریں۔ خصوصاً مایوسی اور شکست کے وقت۔

(۲) کفار کو مرعوب کرنا اور ان کا زیادہ نقصان کرنا

(۳) مسلمانوں کو فتح پہنچانا۔

اگر اقتحام کرنے والے کی نیت ان مقاصد میں سے کسی کے حصول کی ہو تو ایسا کرنا جائز ہے۔ اگر نیت کوئی اور ہے تو درست نہیں۔

اب تین باتیں مقاصد کے جواز کے دلائل واشگاف ہو گئے:

(۱) حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کا واقعہ غزوہ اُحد کے دن جب مسلمانوں نے مجنی کریم ﷺ کی شہادت کی خبر سنی تو ان کے حوصلے پست ہو گئے اور وہ میدان میں مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔ کچھ مسلمان اس حالت میں مدینہ کی طرف بھی دوڑ پڑے تھے۔ انس بن نضر رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گذرے اور ان سے کہا: یوں کیوں مایوس ہو کر بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ شہید ہو گئے اب ہم کیا لڑیں؟ حضرت انس نے فرمایا:

جس چیز پر نبی کریم ﷺ نے جان دی تم بھی اس پر جان دو۔ خدا کی قسم کہ مجھے تو جنت کی خوشبو کا مزہ آ رہا ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے اپنی زرہ اتار پھینکی اور دشمن سے جنگ آزما ہو گئے۔ اس واقعہ میں انہوں نے اپنی زرہ اتار پھینکی اور دشمن کے اندر گھس گئے اور لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔ ان کے اس عمل سے غلطت کے عالم میں بیٹھے ہوئے مسلمان اٹھے اور دشمنوں پر حملہ کر کے انہیں میدان سے بھگا دیا۔

(۲) حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ دوران جنگ نبی کریم ﷺ کے سامنے آئے اور عرض کیا:

"بندے کا وہ کیا عمل ہے جو رب کو اس پر شاباش دے؟"

حضور ﷺ نے فرمایا: اس کا اپنی زرہ اُتار کر دشمنوں کے خون میں ملت ہو جانا۔

یہ سن کر انہوں نے اپنی زرہ اتار پھینکی اور دشمن پر حملہ آور ہوئے حتیٰ کہ شہید ہو گئے (مصنف ابن ابی شیبہ)

اس طرح کا غیر معمولی حملہ دشمن کے لیے روایتی جنگ سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اپنا بچاؤ کر کے لڑنے والے شخص کی بقا میں اور دشمن کو قوت نہیں ہوتی جو ایک فدائی کی یلغار میں ہوتی ہے۔ اس لئے روایتی جنگ کے ساتھ ساتھ بعض لوگوں کا اس طرح غیر معمولی اقدام اسی طرح بلکہ جس طرح دشمن کی کمر توڑنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔

(۳) سیرت کی اکثر تراجم کتب میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ جنگ یمامہ میں بنو حنیفہ نے خود کو ایک اونچی دیواروں والے باغ میں بند کر لیا اور اندر سے تیر اندازی شروع کر دی تو مسلمانوں کو وہ صرف شدید نقصان پہنچا یا لیکن اس کی جیتی قدری عمل روک دی۔ تمام تر تدبیریں جب ناکام ہو گئیں تو صرف صحابی حضرت ابی محذورہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انہیں داخل ہونے دیا جائے تو کچھ مسلمان اچھل کر باغ کے دروازے کے ساتھ اندر بھیک گئے یہ وہ دروازہ کھول دیں گے تو مسلمانوں کا لشکر اندر داخل ہو جائیگا۔ ابتداءً میں انہیں انکار کیا گیا کہ جب کوئی صورت کارگر نہ ہو رہی تو انہیں اندر بھیک دیا گیا۔ انہوں نے دروازے پر پہنچ کر تکبیر کہی اور اندر داخل ہو گئے اور دروازہ کھول دیا۔ اس طرح مسلمان اندر داخل ہو گئے اور یہ جنگ جیت گئے۔

حکمت اس کے فائدہ میں میدان میں اتر تی...

اگر راشد اقبالؒ نے بنگلوں سے کروڑوں، اربوں روپے کے قرضے لیکر معاف کروائے ہوتے تو جب بھی اس کے حق کی لیئے میڈیا اور سول سوسائٹی آواز نہ اٹھا کر سکتی تھی۔ مگر اگر ایک کارباری چار صحیم پھوں کا باپ راشد اقبال چونکہ مولانا محمد مسعود ازہر کو امیر مانتا تھا، امانت دار اور قرآن وسنت کی دعوت کو عام کرنے والا ایک محب وطن پاکستانی تھا۔ اس لئے اس جرم سے گناہی کی پاداش میں دہشت گرد قرار دیا گیا۔ سنا ہے کہ گرفتاری کے وقت سے ہی بھائی راشد اقبالؒ بیمار تھے۔ وقتی خالصوں نے انہیں علاج معیا کرنے کے بجائے قید وبند کی صعوبتیں دے کر اس دنیا سے رخصت کر دیا۔ جہاں بالآخر وہ کرشتہ بنوں انتقال کر گئے... انا للہ وانا الیہ راجعون...

جناب اُن شریف اور اس کا مسترخوفی ٹیلہ تیسری دفعہ وزیراعظم بننے کے بعد مئی 1999ء میں لگا ہی جانے والی تھیں اور کوا بھی تک نہیں بھول سکا تو کیا اللہ پاک راشد اقبالؒ جیسے بے گناہ اور مخلص اور دیندار نوجوانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کو بھول جائے گا؟ (نعوذ باللہ) ہرگز نہیں، ممکن ہی نہیں، بے گناہ اور محبِ وطن دیندار نوجوانوں کا خون چند دہ سوسال اسلام کی تاریخ گواہ ہے کہ کبھی رائیگاں نہیں گیا۔ مگر انہوں کو چوش کے باعث لنگر اپنی پالیسیوں کو بدلنا چاہئے۔ "جہاد" اور "دہشت گردی" کے فرق کو ملحوظ رکھنا چاہئے، اگر کوئی واقعی ملک میں دہشت گردی اور لوٹ مار میں ملوث ہو... اسے ہر قیمت پر گرفتار کرنا چاہئے، جو مدعوم کو حرز جان بنا کر ذکرت قرآن دینے والے محبِ وطن اور دیندار نوجوانوں کو جھوٹے مقدمات میں گرفتار کر کے انہیں ظلم وستم کا نشانہ بنانا اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے...

☆.....☆.....☆

شیڈول برائے علمی وتربیتی دورات

بہاولپور دورات

دورہ تفسیر
- 1 02 اپریل
- 2 16 اپریل
- 3 30 اپریل

دورہ اساسیہ
- 1 08 اپریل
- 2 22 اپریل

نظام: جامع مسجد حنانؓ وطلحہ ریلوے کالونی روڈ ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

کراچی

دورہ تربیہ
- 1 15 تا 21 اپریل

نظام: بلیدالنور، متفق وفی، حسن ٹاؤن، مساجد الفرقان کیمپ ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی
0336-3353813

پشاور

دورہ تربیہ
- 1 01 تا 7 اپریل
- 2 29 اپریل تا 05 مئی

نظام: مدرسہ سائن بن سطرۃ کالونی جوکیاں، کمرہ نمبر ۱۰، صوبہ پنجاب، علاقہ ترناب فارم، پشاور
0315-9324524

طاحہ التیف

السلام علیکم

tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com

قلم تلوار

نوید مسعود ہاشمی
Naveedmasoodhashmi@gmail.com

شریف حکومت اور راشد اقبالؒ

1999ء میں ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے نواز شریف حکومت کا تختہ اُلٹ کر اقتدار پر قبضہ کرنے کے بعد دونوں بھائیوں کو گرفتار کر لیا۔ انہیں لاانتہائی جیل میں بھی رکھا گیا اور اٹک قلعے میں بھی... میاں نواز شریف کہتے ہیں کہ انہیں جہازمیں بھی تھتریاں پہنائی گئیں 1999ء میں "شریف برادران" اپنی گرفتاری اور اس دوران آنے والی مصائب کو آج تک نہیں بھولے... مسلم لیگ ن کے وجود خرافی قبیلہ سے تعلق رکھنے والے لکھاری آج بھی جب بھی شریف برادران کی اس وقت کی اسارت اور اسارت کے دوران ان سے توہین آمیز سلوک کے تذکرے کرتے ہیں... تو اپنے کالموں میں آنسوؤں کے دریا بہادیتے ہیں...

باوجود اس کے ظالم، ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے نہ صرف یہ کہ شریف برادران سے ان کی بدرتن ملک رہا کی کا معاہدہ کیا... بلکہ انہیں پورے پروٹوکول اور اہتمام کے ساتھ... جیلوں سے نکال کر ان کے ملک نے شریف فیملی کو بہت دیکھ رہا، دولت وہی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہماری بھرکم میڈیا کے ساتھ بار بار حکومت بخشی، تجھے بڑے دکھ کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ اس کے جواب میں شہیدِ ملت حکومت نے جانب عام کر شریف برادران واپس پاکستان چلنے، ایک دفعہ پھر انکشاف میں حصہ لیا، اور میاں شہباز شریف جانب میں حکومت بنانے میں کامیاب ہو گئے، زرداری دور کے 5 سال جانب میں بلا شرکت غیرے "شریف فیملی" کی حکومت قائم رہی...

زرداری راج کے خاتمے کے بعد... دوبارہ انکشاف ہوتے تو جانب کے ساتھ ساتھ مرکز میں بھی شریف برادران کی حکومت قائم ہو گئی، چنانچہ اگر ایک بھائی جانب کا وزیراعظم ہے... تو دوسرا بھائی میاں محمد نواز شریف ملک کا وزیراعظم ہے... ملک کا تیسری دفعہ وزیراعظم بننے کے باوجود... نواز شریف 1999ء کے اپنے ایام اسارت کو بھلا نہیں پائے، حالانکہ اس عام کرنا... بالخصوص قرآن وسنت کے بیان کردہ اللہ رد جہاد کو تو صرف دل سے تسلیم کرنا، بلکہ اس دعوت کو عام کرنا... جہاد کو شہر سے تسلیم کرنا، امت مسلمہ کی زبوں حالی پر متفکر رہنا اس کا خاص طرہ امتیاز تھا... شاید یہی اس کا "جرم" بھی بن گیا...

اگر اٹک کا راشد اقبالؒ، حسین نواز اور حسن نواز کی طرح پانامہ میں آف شور کمپنیاں رجسٹر کروا کر اربوں روپے چھپا لیتا تو پھر تو پوری حکومت... اس کی مدح سرائیاں کرتی، اگر راشد اقبالؒ فی الاٹ کر کے ملکی پیسہ بیرون ملک بنکوں میں منتقل کرتا تو یہ بھی اس کا کارنامہ سمجھا جاتا... اگر راشد اقبالؒ ایم کیو ایم کی شبال پر کہا: "کا ابتدا بننے کے بعد قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلی کا رکن بن جاتا تو پھر بھی "شریف" کے کوام کو کیا ہوتا؟ مطلبی، بے روزگاری اور راشن پور صندوقوں اور فلازموں سمیت راتوں رات بدہ بھی بگھوا دیا... پھر تو قیامت برپا کر دیتا، کوؤں کی فوج ظفر موج، رشت خور خاندان سعودی شاہی خلاف کی وجنتیں اڑاتا رہا... نہ صرف وجنتیں اڑاتا بلکہ وہاں انہوں نے اسمبلی کا کاروبار بھی کیا...

اُن کو ذکر اللہ کا

ساری دنیا کو ذکر اُن کا ، اُن کو ذکر اللہ کا
اک اللہ سے ڈرنے والے، ڈرتے نہیں کسی سے
باطل سے کتنے وہ کم ہوں، کم ان کے تلواریں
اللہ والے کبھی پریشاں ہوتے نہیں کسی سے
بسا ہوا ہے شوق شہادت اُن کی تو رگ رگ میں
مقتل کی جانب وہ لپکیں، دوڑیں ہنسی خوشی سے
جان کا سودا کئے ہوئے ہیں یہ جنت کے راہی
بے پرواہ ہیں یہ دنیا سے، ہر اک خوشی غمی سے
اللہ کے وہ عاجز بندے، عشق نبی پہ نازاں
نسبت ہے صدیق وعمر سے اور عثمان وعلی سے
اللہ کی تائید و نصرت ان پیاروں کو حاصل
کون بچا نکرایا جو بھی، اس کے کسی ولی سے
ہر نقطی سپر پاور سے لڑنا، اس کو مزہ چکھانا
کام ہے جانبازوں کا اور پچھلی ایک صدی سے

پروفیسر انور جمیل

موتی چُن لیے!

نگین مثال ... مثال ذوالفی
nasirhajamar@gmail.com

نوجوان خضا، جن کے ہاتھوں میں بنگ اسکرین موبائل اور فیس بک کے اکاؤنٹس ہیں ان کی توجہ اس طرف دلانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ تصویر سازی اور فضول تصویر بازی سے دور رہیں جس کی وباءآج عام ہو چکی ہے کہ لاکھوں!

محدث الصعبر مولانا سید یوسف بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"آج کی تصویری (تصویر سازی) کی وجہ سے حسن وجمال کی نمائش ہوتی ہے اور اسی تصویر سازی کی وجہ سے یہ حیاء قوموں کی عورتوں کے عریاں فوٹو، باخفائی، بدحیائی اور فحاشی زندگی کا ذریعہ بن چکے ہیں... یہی لعنت شہوانی وحیوانی جذبات بھڑکانے کا سبب ہے... اسی لعنت کی وجہ سے کتنے معصوموں کا کون بہہ رہا ہے اور کتنی جانیں تلف ہو رہی ہیں اور خوشیوں کی کتنی وادیاں ہو رہی ہیں" (ابعاد ذہیر)

یہ بالکل حقیقت ہے جو اللہ والے نے بیان کی ہے۔ کاش اس پر غور کیا جائے!

لمحے چلتے ایک مفید دعا ہاتھ کی تو سوچا وہی آپ کے سامنے رکھ دوں، شاید کسی کو بھی اس سے نفع مل جائے اور اس طرح میرے لیے اس میں نفع کی راہ کھل جائے۔

حضرت بن حارث کوفہ کے بڑے ولی اللہ تھے۔ ان کی ایک مشہور دعا ہے کہ "اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما (سورۃ طٰہٰ)

علمی اضافہ کیا ہے؟ اللہ کی پہچان!

آپ یہاں دعا دیکھیے کہ: "اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما"

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کی پہچان!

آپ یہاں دعا دیکھیے کہ: "اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما (سورۃ طٰہٰ)

علمی اضافہ کیا ہے؟ اللہ کی پہچان!